

GILLETTE & L'ORÉAL, WOMEN USA VOL. VI

South Dakota • Tennessee • Texas • Utah • Vermont
Virginia • Washington • West Virginia
Wisconsin • Wyoming



FERDINANDO FREGA 

GILLETTE & L'ORÉAL, WOMEN USA — VOL. VI

L'ORÉAL THROUGH GILLETTE · 20

ساؤتھ ڈکوٹا، ٹینیسی، ٹیکساس، یوٹاہ، ورمونٹ، ورجینیا، واشنگٹن، ویسٹ ورجینیا، وسکونسن، وائیومنگ۔ امریکی سفر کا آخری مرحلہ، اور وہ نوٹ جو اس سلسلے کو بند کرتا ہے۔

باب صفر — مشترک آغاز

یہ ابتدائی باب *Women of the United States* کی چھ کی چھ جلدوں میں مشترک ہے۔ اسے یہاں پورا دیا گیا ہے، اور سمیٹ کر رکھا گیا ہے تاکہ سلسلہ بغیر تکرار کے ترتیب سے پڑھا جا سکے۔

باب صفر

یہاں دنیا کوئی خطہ نہیں: ایک حد ہے۔ قطب شمالی خوش آمدید نہیں کہتا، معاف نہیں کرتا، غلطی کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ سفیدی ایک مطلق ہستی کی طرح راج کرتی ہے، خاموش اور بے حافظہ۔ درجہ حرارت کوئی موسمیاتی عدد نہیں: ایک شکاری ہے۔ رات مہینوں چلتی ہے، خیالات کو کچل دیتی ہے، لوگوں کے خدوخال بگاڑ دیتی ہے، اُن کا ارادہ نگل جاتی ہے۔

بستیاں کم ہیں، چھوٹی اور بند۔ انوٹ، یوپک، آرکٹک کی قومیں وہاں رہتی ہیں جہاں کوئی رہنا پسند نہ کرے۔ یہاں ہر فرد گروہ کی بقا کے لیے ضروری ہے۔ اگر تم کام کے نہیں تو بوجھ بن جاتے ہو۔ اور جو بوجھ بن جاتے ہیں وہ خاموشی میں، برف میں، ایک ایسے ماحول کی منطق میں غائب ہو جاتے ہیں جو کوئی رعایت نہیں کرتا۔

سائنسی مراکز ایک اور طرح کی ٹھنڈک لے آتے ہیں: درجہ بندیوں کی۔ یہاں عورت کم ہی دکھائی دیتی ہے، ایک بے قاعدگی جسے ڈھلنا ہے یا ہار جانا ہے۔

اس جگہ "گمشدگی" کا تصور موجود ہی نہیں۔ صرف سفیدی ہے جو سب کچھ مٹا دیتی ہے۔

انوٹ اور یوپک عورتیں

آرکٹک کی لڑکی کو لاڈ نہیں کیا جاتا: تیار کیا جاتا ہے۔ وہ جلد ہی سردی، اندھیرے اور بھوک کو سہنا سیکھ لیتی ہے۔ اُسے قبیلے کے کام کا بننا ہے، کیونکہ یہاں شناخت ذاتی نہیں ہوتی۔ وہ کام سے بنتی ہے۔ عورت خاندان اور برادری کا بوجھ اٹھاتی ہے: کھانا، آگ، بچے، کھالیں، دیکھ بھال۔ کوئی حقوق کی بات نہیں کرتا۔ کوئی نزاکت کی بات نہیں کرتا۔ افسردگی موجود ہے، مگر اُس کا کوئی نام نہیں۔ تشدد موجود ہے، مگر اُس کا کوئی گواہ نہیں۔

سائنسی مراکز کی عورت

پڑھی لکھی، قابل، نظم و ضبط کی عادی۔ وہ محققہ، تکنیکی ماہر اور ڈاکٹر بن کر آتی ہے۔ جلد ہی جان لیتی ہے کہ قطب شمالی ڈگریوں کو نہیں مانتا۔ یہاں صرف ذہنی سختی کی قدر ہے۔ مردانہ درجہ بندیوں اُس پر حاوی رہتی ہیں، اور کمزوری کی ہر علامت کو کمزوری ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایسا ماحول ہے جہاں طاقت کافی نہیں: انتہائی ضبط نفس درکار ہے۔

مغربی "باہر کی" عورت

آزادی میں پلی بڑھی، وہ یہ سمجھ کر آتی ہے کہ سردی کو فتح کر لے گی۔ مگر یہ جگہ اُسے توڑ دیتی ہے: تنہائی، تنگ جگہیں، نہ ختم ہونے والی خاموشیاں۔ مراکز برادریاں نہیں، مشینیں ہیں۔ اور مردوں کی بنائی ہوئی مشین کے اندر عورت کو غائب نہ ہونے کے لیے لڑنا پڑتا ہے۔

دنیا کے کنارے تک کا سفر

میرا پڑوسی انتونیو، جسے سب نینو کہتے تھے، برسوں سے نارتھ کیپ کی، آدھی رات کے سورج کی، اندھیرے کے بغیر مہینوں کی باتیں کرتا آیا تھا۔ یہ ایک خواب تھا جو اُس نے جیب میں سنبھال رکھا تھا، کسی ناممکن چیز کی طرح۔ مئی کی ایک صبح میں نے اُس کی گھنٹی بجائی اور صرف اتنا کہا: "سوٹ کیس باندھ لو۔ میں ایک گھنٹے میں واپس آؤں گا۔ ہم 30 دن میں

لوٹیں گے۔" اُس نے حیران، خوش ہو کر مجھے دیکھا۔ اُس کی بیوی نے فکر مند ہو کر پوچھا کہ ہمارا ارادہ کیا ہے۔ "ایک خواب کا پیچھا،" میں نے جواب دیا۔ ہم گاڑی میں بیٹھ گئے۔ ہماری بیویوں نے ہمیں یوں دیکھا جیسے ہم پاگل ہوں۔ مگر یہ سفر حقیقی تھا۔ نینو سوالوں سے بھرا ہوا تھا۔ "ہم کہاں جا رہے ہیں؟ کتنے پیسے ساتھ لوں؟" "آرام سے،" میں نے کہا۔ "ہم 54 گھنٹوں میں پہنچ جائیں گے۔ صرف 5000 کلومیٹر۔ ہم نئی Range Rover میں ہیں۔ سفر کا مزہ لو۔"

ہر 300 کلومیٹر پر مجھے رکتا پڑتا: وہ مجھ سے بارہ برس بڑا تھا، اُس کی اپنی رفتار تھی۔ میرے پاس پانی اور مشروبات تھے؛ اُس کے پاس کافی اور جسمانی حاجتیں۔ اور ہم جتنا آگے بڑھتے، وہ اتنا ہی اپنی زندگی کی باتیں کرتا۔ ایسی باتیں جو اُس نہ ختم ہونے والی سڑک کے بغیر میں کبھی نہ جان پاتا۔

گاڑی میں اکیلے دو مرد، ہمیشہ عورتوں کی باتیں کرتے ہوئے۔ وہ اپنی بیوی کے سوا کسی کو جانتا ہی نہ تھا۔ میں ہنس پڑا۔ میں نے اُسے تسلی دی: "ہم بھی ایسے ہی ہیں۔"

اُس نے پوچھا کہ 60 گھنٹے گاڑی چلاتے ہوئے میں ہوش میں کیسے رہ لیتا ہوں۔ میں نے اُسے روس کا قصہ سنایا، جب 22 برس کی عمر میں میں نے ایک ایسی عورت سے ملنے کے لیے 51 گھنٹے گاڑی چلائی تھی جسے میں کبھی ملا نہیں تھا۔ "فاصلے حد نہیں ہوتے،" میں نے اُس سے کہا، "بہانے ہوتے ہیں۔ میرے پاس کبھی کوئی بہانہ نہیں رہا۔"

سفیدی میں آمد

ہم ناروے میں داخل ہوئے۔ سڑک کنارے ایک ہوسٹل۔ گاڑی وہیں چھوڑ کر ہمیں سلیج پر آگے جانا تھا۔

گائیڈ سر سے پاؤں تک ڈھکی ہوئی تھی، ناقابل رسائی۔ جب اُس نے عینک اتاری تو مجھے پتا چلا کہ وہ عورت ہے۔ ایک نارویجن عورت، خاموش، دو ٹوک، برفیلی۔ نینو سلیج کے بیچ میں، وہ آگے، اور میں، 190 سینٹی میٹر کا، سب سے پیچھے۔

ابھی دن کی روشنی تھی۔ میری گھڑی وقت بتا رہی تھی، مگر یہ نہیں بتا رہی تھی کہ رات ہے یا صبح۔ یہ آدھی رات کا سورج تھا۔ ہم نارتھ کیپ پہنچ گئے تھے۔

نینو رو پڑا۔ اُس نے مجھے گلے لگا لیا۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا، ”دھیان سے... لوگ سمجھیں گے ہم گے ہیں۔“ ہم ہنس پڑے، مگر ہم دنیا کے کنارے پر تھے۔
پھر پالا آیا: C°52۔

اصل آرکٹک میں داخلہ

وہ ہمیں کپڑے بدلنے کے لیے دھات کے ایک کنٹینر میں لے گئے۔ انتہائی بھاری، گدے دار سوٹ، پیچیدہ زپوں سے بند۔

گائیڈ کی اجرت میں نے ادا کی۔ نینو کو کچھ مردوں کے ساتھ ایک اگلو میں چھوڑ دیا گیا؛ مجھے ایک خاندان کے ساتھ دوسرے میں: ایک بوڑھا آدمی، 70 اور 80 کے بیچ، اور تین عورتیں 30 اور 50 کے بیچ۔

یہ ایک بند دنیا تھی۔ سادہ۔ بے رحم۔

آدمی ایک طرف رہتا۔ عورتیں کام کی رفتار سنبھالے رکھتیں۔ اور بیت الخلا اگلو سے پانچ میٹر دور ایک ٹیلا تھا: پاخانہ زمین تک پہنچنے سے پہلے جم جاتا۔ میرا پہلا پیشاب ایک پیلا آرکٹک ستارہ بن گیا۔ یہ شمال تھا جو مجھے سلام کر رہا تھا۔

درمیانی عمر کی عورت، ماگی، تھوڑی بہت انگریزی بولتی تھی۔ باقی سب اشارے تھے، آنکھیں، ہاتھ۔ سردی کی زبان۔

جب مجھے سوٹ کے استعمال کا یقین نہ تھا تو اُس نے بلا سوچے میری ٹانگوں کے بیچ ہاتھ لگا کر مجھے ایک چھپی ہوئی زپ دکھائی۔ نہ کوئی بدنیتی تھی، نہ کوئی جھجک: صرف کام۔ بقا۔

اگلو میں تین دن

وہ کھانا لے آئیں۔ دھواں دی ہوئی مچھلی، کچی مچھلی، کوڈ کی کلیجی، وہیل کا پیٹ۔ اور شارک کے گولے۔ کوئی انتخاب نہ تھا۔ کوئی متبادل نہ تھا۔ یہ وہ تھا جو فطرت دیتی ہے۔

پھر میں نے پیا: ایک سرخ مائع۔ میں سمجھا شراب ہے۔ یہ چھانا ہوا، ابالا ہوا، میٹھا کیا ہوا وہیل کا خون تھا۔ میں نے پی لیا۔ اس نے مجھے ایسی طاقت دی جو میں نے پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔ ایک ازلی توانائی۔ میں سمجھا کوکین ہے۔ نہیں۔ یہ شمال تھا جو جسم میں داخل ہو رہا تھا۔

عورتیں مجھے دیکھتی رہتیں۔ بوڑھا شکار کو نکل جاتا۔ میں آرام کرتا اور خون پیتا۔ تین دن بغیر فون، انٹرنیٹ، کمپیوٹر کے، بغیر نینو کے۔ بس میں اور وہ۔

رات نہیں تھی۔ صرف روشنی، آگ، برف اور سانس۔

تینوں عورتیں سونے کو لیٹ گئیں۔ میں جگہ ڈھونڈنے لگا۔ سب سے چھوٹی نے بازو اٹھایا اور مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔ میں سمجھا نہیں۔ اُنہوں نے کہا میں اُن کا ”کرسمس“ ہوں۔

یہ کہنے کا ایک انداز کہ مجھے قبول کر لیا گیا تھا۔

میں نے شکریے کے طور پر اُنہیں کچھ پیسے دینے چاہے۔ اُنہوں نے انکار کر دیا۔ اُنہیں بس ایک گلے ملنا چاہیے تھا۔ اور کالابریائی زبان کے چند الفاظ، تاکہ وہ قریب محسوس کریں۔

وہیں میں نے سچے تحفوں کی قدر سمجھی: وہ جو نہ خریدے جا سکتے ہیں نہ بیچے۔

گائیڈ کی رخصت

تین دن بعد گائیڈ آئی۔ وہ تینوں عورتوں سے ایک گھنٹہ باتیں کرتی رہی۔ میں باہر تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں۔ یہ میرا معاملہ نہیں تھا۔ یہ اُن کی زبان تھی، اُن کی دنیا، اُن کا قانون۔

کنٹینر میں، جب میں کپڑے اتار رہا تھا، گائیڈ اندر آ گئی۔ متجسس۔ دو ٹوک۔ شمالی۔ اُس نے مجھے زور سے گلے لگایا۔ اُس نے مجھے چوما۔ اُس کی جلد دودھ جیسی سفید تھی۔ اُس کی آنکھیں اگست کے آسمان جیسی نیلی تھیں۔

اُس نے کہا مجھے ساتھ لے چلو۔ اُس دنیا سے نکلنے کے لیے وہ کچھ بھی کر گزرتی۔

میں احترام سے مسکرایا۔ میں ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

میں نے اُس کے پاس صرف ایک وعدہ چھوڑا: "اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے خط لکھ دینا۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔" اُس نے پیسے بھی لینے سے انکار کر دیا۔ وہ ایک خوبصورت عورت تھی، مگر تنہا۔ ایک ایسی تنہائی جو دور سے دکھائی نہیں دیتی۔ ایک ایسی تنہائی جسے سردی معاف نہیں کرتی۔

گھر واپسی

ہم نینو کو لینے گئے۔ وہ بے حد خوش تھا۔ وہ واپس جانا نہیں چاہتا تھا۔ مگر اُس کی بیوی سے میرا وعدہ تھا۔

اُس نے سب کو اپنے تین دنوں کا حال سنایا۔ میں چپ رہا۔ میں نے اُس آدمی سے کبھی کچھ نہیں بانٹا۔ صرف کاغذ سے۔

اور یوں، جب نینو اپنی دنیا میں لوٹ رہا تھا، میں ایک اور دنیا کی راہ پر تھا۔ ایک اور منزل۔ ایک اور ملاقات۔

خوش آمدید۔

اختتامیہ

شمال تمہیں چھینتا نہیں: تمہیں بدل دیتا ہے۔ اور کبھی

تمہیں پورا واپس نہیں لوٹاتا۔ مرد قطب شمالی روشنی، خاموشی، تصویروں، خوابوں کی تلاش میں آتے ہیں۔ عورتیں بچے رہنے کے لیے ٹھہرتی ہیں۔

مرد وہ سناتے ہیں جو اُنہوں نے دیکھا۔ عورتیں اُس پر چپ رہتی ہیں جو اُن پر گزرا۔

مرد لوٹ جاتے ہیں۔ عورتیں رہ جاتی ہیں۔ وہ سردی میں رہتی ہیں، برف کے گھروں میں، آن سنی خاموشیوں میں۔ وہ اُن برادریوں کو سہارا دینے کے لیے رہتی ہیں جو اُن کا جشن نہیں مناتیں۔ وہ بچوں، بوڑھوں، اجنبیوں کی حفاظت کے لیے رہتی ہیں۔ وہ آن دیکھی رہتی ہیں۔

وہاں سے میں صرف ایک یاد لے کر آیا: ایک خوبصورت، بے حد خوبصورت عورت، مگر اکیلی۔ رومانوی معنوں میں نہیں۔ انسانی معنوں میں۔ المناک معنوں میں۔

غور و فکر

شمال جسم کو نہیں مارتا۔ موجودگی کو مارتا ہے۔ اور جو باقی رہ جاتا ہے وہ سفیدی ہے: ایک ایسی جگہ جہاں عورتیں ایک ہی وقت میں جیتی بھی ہیں اور غائب بھی ہو جاتی ہیں۔

اسی لیے میں لکھتا ہوں۔ کیونکہ انتہائی جگہیں اپنی کہانی خود نہیں سناتیں۔ اور جو اُن سے گزرتے ہیں وہ چپ رہنے کی عیاشی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

میں نہیں۔ میں نہیں۔ میری دھرتی نے مجھے جنم دیا، اور باقی دنیا مجھے مہمان کے طور پر نہیں بلکہ گھر کے ایک فرد کے طور پر قبول کرتی ہے۔

شمال کی مطلق سفیدی سے میں ریاست ہائے متحدہ کی مطلق الجھن میں اتر آیا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ناممکن ذمہ داری

اٹھارہ برس ایک امریکی کمپنی کے لیے کام کرنا تمہیں وہ کچھ دیتا ہے جو دنیا کی کوئی اور کمپنی نہیں دے سکتی: کام کی ایک ثقافت، طریقہ کار، ایک واضح مشن، اور اقدار کا ایک نظام جو نظریہ نہیں—روزمرہ کا عمل ہے۔ وہ تمہیں یہ سمجھاتے نہیں؛ تمہارے اندر تعمیر کر دیتے ہیں۔ اور یہ کام تم سے اجازت لیے بغیر کرتے ہیں۔

میں نیویارک کے دفتر میں تھا جب مجھے ایک ایسے کام کی پیشکش ہوئی جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔ ترقی نہیں۔ تبادلہ نہیں۔ ایک تجربہ۔

ایک خفیہ پروگرام، جو ریاست ہائے متحدہ کے اندر انسانی تعلقات کے ایک ماڈل کی توثیق کے لیے بنایا گیا تھا۔ اُنہوں نے مینیجروں، ماہرین نفسیات یا

تربیت کاروں کو نہیں چنا تھا۔ اُنہوں نے ایسے لوگ چنے تھے جن کے پاس حقیقی دنیا کا ایک خاص طرح کا تجربہ تھا۔ اور میرا نام سامنے آیا—حالانکہ میں اٹھارہ برس سے سیلز میں تھا۔ وہ عہدہ نہیں دیکھ رہے تھے: ذہن دیکھ رہے تھے۔

امتحان بیان کرنے میں سادہ اور پورا کرنے میں بے حد مشکل تھا:

ایک سال میں 50 امریکی ریاستوں کا دورہ کرنا، شہر خود چن کر اور ہر ایک میں کم از کم ایک ہفتہ ٹھہر کر۔

آخری دو ہفتے لازمی چھٹی ہوتی۔ سارا خرچ وہ اٹھاتے۔ مجھے بس جینا تھا، دیکھنا تھا، سمجھنا تھا، اور ہر پیر کو ایک رپورٹ دینی تھی۔ ایک انسانی، خشک، دقیق بیان۔

میں نے معاہدے پر دستخط کر دیے۔ گھر والوں کو اطلاع دی۔ اُنہوں نے کچھ نہیں پوچھا۔ وہ بس یہ جاننا چاہتے تھے کہ مہینے کا خرچ پہنچ گیا یا نہیں۔ میں امریکہ میں ایک سال کا سامنا کرنے جا رہا تھا۔ وہ، ہمیشہ کی طرح، اگلے مہینے کا سامنا کر رہے تھے۔

احتیاطاً میری تنخواہ سیدھی اٹلی میں میرے بینک اکاؤنٹ میں جمع ہوتی تھی۔ یہ مجھے شائستگی سے کہنے کا ایک طریقہ تھا: ”کوئی حماقت نہ کرنا۔ جو تمہارے پاس ہے اُسی میں جیو۔ دیکھتے ہیں تم اصل میں کون ہو۔“

صرف پندرہ برس بعد مجھے اپنی اصل رپورٹوں، تجزیوں اور اُس مواد تک رسائی ملی جو اُنہوں نے میرے بارے میں جمع کیا تھا۔ یہ کتاب وہیں سے پیدا ہوئی۔ مجھے اسے شائع کرنے کی منظوری ملی، ایک شرط پر: اُس کمپنی کا نام کبھی نہ لینا جس نے یہ کام کروایا تھا۔

کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ کہانی لوگوں کی نہیں۔ یہ ایک ایسے ملک میں ایک آدمی کی کہانی ہے جسے خود جیسے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔

کیا میں سب سے دور والے مقام سے شروع کروں؟

منطقی انتخاب یہ تھا کہ مرکز سے نہیں، کناروں سے شروع کیا جائے۔ دو سادہ وجوہات سے:

1. میں تجربے سے تازہ تازہ نکلا تھا: پوری بیداری، پوری توجہ۔

2. انتہا سے شروع کر کے میں راستہ درست کر سکتا تھا اور سفر صاف ستھرے انداز میں ختم کر سکتا تھا۔

مجھے بوسٹن یا شکاگو سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ مجھے ایک سرحد سے شروع کرنا تھا۔ ایک ایسی جگہ سے جو صرف کاغذ پر امریکہ تھی۔ میں نے جونو چنا، الاسکا کا دارالحکومت۔ الگ تھلگ۔ صرف کشتی یا ہوائی جہاز سے پہنچا جا سکنے والا۔ ایک شہر جو کسی کا نہیں۔ آغاز کے لیے بہترین جگہ۔

وسائل کا بہترین استعمال

روانگی سے پہلے میں نے وہ کیا جس کی ایک امریکی سب سے پہلے قدر کرتا ہے: میں نے سیاح کی طرح نہیں، پیشہ ور کی طرح تیاری کی۔

میں نے تین مقبول ترین ایئرلائنز کو فون کیا، وہ جن کا اندرون ملک سب سے بڑا جال ہے۔ ایک گھنٹے سے کم میں میں نے 60% رعایت پر پچاس اندرونی پروازوں کی ایک کتابچہ خرید لی۔

کوئی وقت کی حد نہیں۔ کوئی دنوں کی حد نہیں۔ کوئی پابندی نہیں۔ بس ایک شرط: ایک سال کے اندر استعمال کر لو۔

میں نے ہوٹلوں کی چینز، Uber ٹیکسیوں اور کار کرائے کی کمپنیوں کے ساتھ بھی یہی کیا، اور پھر مرحلوں کا، طریقوں کا، مگر اوقات کا نہیں، ایک باقاعدہ نظام الاوقات تیار کیا۔

میں تیار تھا۔

یہ میری پہلی حقیقی کامیابی تھی۔ پہلی علامت کہ مجھے حرکت کرنا آتا ہے۔ امریکہ عمل کرنے والوں کو انعام دیتا ہے، انتظار کرنے والوں کو نہیں۔

جب کمپنی نے یہ لین دین دیکھا تو اُس نے وہی کیا جو امریکی ثقافت ہمیشہ کرتی ہے: اعتبار کو جانچا۔

کیا میں ایک سال کی مسلسل نقل و حرکت سنبھال سکتا تھا؟ کیا میں اچانک واقعات، فاصلوں اور ہنگامی حالات سے نمٹ سکتا تھا؟ کیا میں خودمختار تھا؟

اسی لیے روانگی سے پہلے میں نے ایک اور اہم بات طے کی:
میں نے یقینی بنایا کہ میرے کریڈٹ کارڈ کی ماہانہ حد کم از کم ایک لاکھ
ڈالر ہو۔

یہ خرچ کرنے کے لیے نہیں تھی۔ یہ دکھانے کے لیے تھی کہ ہم اسے سنبھال
سکتے ہیں۔ امریکی ایسے ہی سوچتے ہیں: اگر تمہارے پاس خودمختاری نہیں
تو آزادی نہیں۔ اور اگر آزادی نہیں تو تمہاری جانچ نہیں ہو سکتی۔
اُس لمحے سے پروگرام ایک ذمہ داری نہیں رہا۔ ایک مشن بن گیا۔

اور اب سچ مچ سفر شروع

الاسکا صرف جغرافیے کے لحاظ سے ریاست ہائے متحدہ کا حصہ ہے۔ یہ ایک
اور دنیا ہے۔

یہ وہ جگہ ہے جہاں عورتیں بے نشان غائب ہو جاتی ہیں۔ جہاں کوئی
شکایت کبھی اپنی منزل تک نہیں پہنچتی۔ جہاں شہر ایک وحشی براعظم
کے بیچ محض مہذب جزیرے ہیں۔

جونو میرا پہلا امتحان تھا: ایک دارالحکومت جسے ملک کے باقی حصے سے
کوئی سڑک نہیں جوڑتی۔ امریکہ کا ایک ٹکڑا جو امریکہ جیسا نہیں لگتا۔
یہاں مجھے ایک بات سمجھ آنے لگی: یہ سفر جغرافیائی نہیں ہوگا۔ انسانی
ہوگا۔

بلاک 1 (جلد اول)

الاباما - الاسکا - ایریزونا - آرکنساس - کیلیفورنیا - کولوراڈو - کنیکٹیکٹ -
ڈیلاویئر - فلوریڈا - جارجیا

بلاک 2 (جلد دوم)

ہوائی - آئیڈاہو - الینوائے - انڈیانا - آئیووا - کنساس - کینٹکی - لوزیانا -
مین - میری لینڈ

بلاک 3 (جلد سوم)

میساجوسٹس - مٹی گن - مینیسوٹا - مسیسیپی - میزوری - مونٹانا -
نیبراسکا - نیواڈا - نیو ہیمپشائر - نیو جرسی - نیو میکسیکو

بلاک 4 (جلد چہارم)

نیویارک - واشنگٹن

بلاک 5 (جلد پنجم)

نارتھ کیROLائنا - نارتھ ڈکوٹا - اوہائیو - اوکلاہوما - اوریگن - پنسلوانیا -
ریوڈ آئی لینڈ - ساؤتھ کیROLائنا

بلاک 6 (جلد ششم)

ساؤتھ ڈکوٹا - ٹینیسی - ٹیکساس - یوٹاہ - ورمونٹ - ورجینیا - ویسٹ
ورجینیا - وسکونسن - وائیومنگ

ساؤتھ ڈکوٹا

ساؤتھ ڈکوٹا ہوا، برف اور فاصلوں کی سرزمین ہے۔ یہ اُن جگہوں میں سے
ہے جہاں فطرت حکم چلاتی ہے اور سماج پیچھے پیچھے آتا ہے، اکثر دیر
سے۔ یہ زمین، مویشی پالنے، مقامی امریکی ریزرویشنوں، چھوٹے قصبوں، بند
برادریوں، بہت لمبی چلنے والی سردیوں اور جلد ختم ہو جانے والے مواقع کی
ریاست ہے۔

یہاں عورت ان کے درمیان جیتی ہے:

- بے پناہ تنہائی - دور دراز سہولتیں - شدید موسم - بوجھل خاندانی
کردار - نہ ہونے کے برابر نوکریاں - کچلی ہوئی مقامی برادریاں - چھپی
ہوئی دیہی غربت

ساؤتھ ڈکوٹا بُرا نہیں ہے۔ یہ بے رحمی کی حد تک ٹھوس ہے۔ اور اس
ٹھوس پن میں عورتوں کو ایک طے شدہ چیز سمجھ لیا جاتا ہے۔

لکوٹا مقامی ریزرویشن کی عورت - 38 برس

کی عمر

پائن رچ ایک کھلا زخم ہے۔ انتہائی غربت، بے روزگاری، کمزور اسکول، نشے کی لت، اور تاریخی صدمے جو کبھی نہیں بھرے۔

الانا، 38 برس، چار بچوں کی ماں، اوگلا لکوتا قوم سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ ایک چھوٹے اسکول میں کام کرتی ہے۔ اُس کا دن خاندان، کام، برادری اور لگاتار ہنگامی حالات کے درمیان توازن کا کھیل ہے۔

بہت سی سہولتیں موجود ہی نہیں۔ بہت سی مدد پہنچتی ہی نہیں۔ بہت سے لوگ پرانے دکھ اور ایک ڈانواں ڈول حال کے ساتھ جیتے ہیں۔

اس کی غیر موجودگی تاریخی اور سیاسی ہے:

ریاست نے ریزرو ایک آبادی کو قابو میں رکھنے کے لیے بنایا، اُسے سہارا دینے کے لیے نہیں۔

اور لکوتا عورت ایک ایسا بوجھ اٹھاتی ہے جو اُس کا نہیں ہونا چاہیے۔

مشرقی زرعی علاقے کی عورت - 52 برس

ریاست کے مشرقی حصے میں بہت بڑے فارم ہیں۔ بے اعتبار موسم، جانور، مشینیں، اور ایسے حساب جو کبھی پوری طرح برابر نہیں ہوتے۔

جولی ان میں سے ایک فارم پر رہتی اور کام کرتی ہے۔ وہ اپنے شوہر کی "مدد" نہیں کرتی: آدھا کام وہ کرتی ہے، اگر زیادہ نہیں۔

- جانور سنبھالتی ہے - ٹریکٹر چلاتی ہے - حساب رکھتی ہے - بڑے خاندانوں کے لیے کھانا پکاتی ہے - موسمی ہنگامی حالات نمٹاتی ہے - جما دینے والی سردیوں کا سامنا کرتی ہے - ہزار ایسے کام کرتی ہے جو کبھی بیلنس شیٹ میں نظر نہیں آتے

اس کی غیر موجودگی ثقافتی ہے:

اُس کا کام لازمی ہے مگر اُسے "گھریلو" کہا جاتا ہے۔ گھریلو میری گانڈ: یہ زرعی کام ہے، سخت اور لگاتار۔

چھوٹے شہر کی عورت - 44 برس

مڈویسٹ کے درمیانے شہروں میں زندگی پُرسکون لگتی ہے، مگر یہ ایسا سکون ہے جو اندر سے کھا جاتا ہے۔

کیرن ریپڈ سٹی میں رہتی ہے۔ وہ ایک بڑے سپر مارکیٹ میں کیشیئر ہے۔ کم سے کم اجرت، "کاروباری ضرورت کے تحت" لچکدار اوقات، بڑھتے اخراجات، چند ہی متبادل۔

اُس کی زندگی ان چیزوں سے بنی ہے:

- ایک ہی طرح کا دہرایا جانے والا کام - طے کرنے کو لمبے فاصلے - کوئی ثقافتی سرگرمی نہیں - چند ہی دوستیاں کیونکہ یہاں لوگ الگ تھلگ رہتے ہیں - پھنسیے ہونے کا ایک مستقل احساس

اُس کی غیر موجودگی جغرافیائی اور جذباتی ہے:

کرنے کو چیزوں کی کمی نہیں، باقی سب کچھ کم ہے۔

وہ عورت جو نئے سرے سے شروع کرنے آئی - 31 برس

بہت سی عورتیں نئے سرے سے شروع کرنے کے لیے کسی سستی جگہ کی تلاش میں ساؤتھ ڈکوٹا آتی ہیں۔ کم کرائے، خاموش گلیاں، سکون کا ایک وہم۔

ایما اُن میں سے ایک ہے۔ وہ ویسٹ کوسٹ سے آئی ہے، جہاں زندگی بہت مہنگی تھی۔ اُس نے سوچا تھا کہ وہ یہاں نئے سرے سے شروع کرے گی۔

پھر اُس پر سچ کھلا: - کوئی برادری نہیں - کوئی سہارا نہیں - نہ ہونے کے برابر کام - بے پناہ تنہائی - تھکا دینے والی سردیاں - ہر چیز سے دوری۔

اُس کی غیر موجودگی رشتوں کی ہے:

اُسے جگہ مل گئی ہے، مگر زندگی نہیں ملی۔

اختتامیہ - ساؤتھ ڈکوٹا

ساؤتھ ڈکوٹا مزاحمت کی سرزمین ہے۔ اور عورتیں سب سے پہلے مزاحمت کرتی ہیں اور سب سے آخر میں پہچانی جاتی ہیں۔ مقامی ریزرویشنوں پر، فارموں پر، چھوٹے قصبوں میں، اُس کی زندگی بغیر حفاظتی جال کے توازن کا کھیل ہے: ایک غلط قدم اُس سے سب کچھ چھین سکتا ہے۔

یہ ایک ایسی ریاست ہے جو عورتوں کو بہت بڑا کردار سونپتی ہے اور پھر اُس کا سامنا کرنے کے لیے انہیں اکیلا چھوڑ دیتی ہے۔

غور و فکر - ساؤتھ ڈکوٹا

یہاں عورتوں کی غیر موجودگی کسی براہ راست سماجی ٹکراؤ سے پیدا نہیں ہوتی۔ یہ تین عوامل کے مجموعے سے پیدا ہوتی ہے: - بے پناہ اور تنہا کر دینے والا علاقہ - بھاری اور آن سلجھی تاریخ - سخت اور طے شدہ سمجھے جانے والے کردار عورتیں اس لیے دکھائی نہیں دیتیں کہ اُن کی جدوجہد کو "معمول" سمجھا جاتا ہے۔ اور یہی مسئلہ ہے۔ یہ باب ایک بات واضح کرتا ہے: ساؤتھ ڈکوٹا ایسی جگہ نہیں جہاں عورتیں کام نہیں کرتیں۔ یہ ایسی جگہ ہے جہاں عورتیں سب سے زیادہ محنت کرتی ہیں اور سب سے کم پہچانی جاتی ہیں۔

ٹینیسی

ٹینیسی موسیقی، دھول، پہاڑوں، بائبل بیلٹ، کھیتوں، جدید بننے کی جدوجہد کرتے شہروں، اور ایک ایسے اندرونی علاقے کی ریاست ہے جو کبھی بدلنا نہیں چاہتا۔ یہ ایسی جگہ ہے جہاں عورتیں دو مخالف قوتوں کے درمیان پھنس کر جیتی ہیں: جدیدیت کا دھکا (نیش ول، میمفس) اور روایت کی دیوار (باقی سب کچھ)۔

شہر بڑھتے ہیں۔ مضافات جمود میں رہتے ہیں۔ مذہب سیاست میں داخل ہوتا ہے، اور سیاست نجی زندگی میں۔ اور عورتیں خود کو پرانے اصولوں،

کم اجرتوں، کم سہولتوں، اور ایسی برادریوں کے درمیان پھنسا پاتی ہیں جو بدلے میں کچھ دیے بغیر بہت زیادہ مانگتی ہیں۔

یہ گھومنے کے لیے خوبصورت ملک ہے، مگر رہنے کے لیے پیچیدہ۔

نیش ول کی عورت - 29 برس

نیش ول کنٹری میوزک کا دارالحکومت ہے، مگر وہمیں کا دارالحکومت بھی۔ ہزاروں نوجوان ”بڑا نام کمانے“ آتے ہیں، اور کم اجرت والی نوکریوں، سخت رات کی زندگی اور نہ ختم ہونے والی شفٹوں میں جا پھنستے ہیں۔

جیسیکا ایک بار میں ویٹرس ہے جہاں ہر رات اُبھرتے فنکار پرفارم کرتے ہیں۔ وہ آدھی رات کے بعد تک چلنے والی شفٹیں کرتی ہے، دھواں سانس میں اتارتی ہے، بہت زیادہ بولنے والے گاہکوں کو دیکھ کر مسکراتی ہے، اور تھکی ہاری گھر جاتی ہے۔

شہر موسیقی کی بات کرتا ہے۔ وہ کرائے کی بات کرتی ہے۔

اُس کی غیر موجودگی معاشی اور ثقافتی ہے:

وہ اُس نظام کا حصہ ہے جو خواب کو ایندھن دیتا ہے، مگر خواب تک اُس کی رسائی نہیں۔

میمفس کی افریقی امریکی عورت - 43

برس کی عمر

میمفس ایک دیو ہیکل روح والا شہر ہے: بلوز، سول، سیاہ فام تاریخ۔ مگر یہ امریکہ کے غریب ترین اور سب سے زیادہ غیر مساوی شہروں میں سے بھی ہے۔

عائشہ ایک مشکل محلے کے پرائمری اسکول میں کام کرتی ہے۔ بہت سے خاندان کنارے پر جیتے ہیں، اور بہت سے بچے ایسے زخم لے کر آتے ہیں جنہیں اکیلی تعلیم نہیں بھر سکتی۔

وہ سب کچھ تھامے ہوئے ہے: - جماعت کے مسائل - غائب خاندان - فنڈز کی کمی - پیچیدہ محلہ - مکمل ذمہ داری۔

اُس کی غیر موجودگی سماجی اور نسلی ہے:

وہ برادری کے مرکز میں ہے، مگر ریاست اُسے صرف اسکول کی مشین کا ایک پرزہ سمجھتی ہے۔

دیہی عورت - 50 برس

نیش ول اور میمفس کے باہر ایک زیادہ سخت ٹینیسی ہے: غریب دیہات، بکھرے ہوئے گھر، کھلتی اور بند ہوتی دکانیں، جسمانی مشقت، اور واحد موجود ادارے کے طور پر گرجا گھر۔

برینڈا جنوبی اپالاچیا کے ایک چھوٹے قصبے میں رہتی ہے۔ وہ وہیں پلی بڑھی، اُس کے دو جوان بچے ہیں، اور ایک شوہر جو کبھی کبھار کام کرتا ہے۔ وہ ہر چیز کا خیال رکھتی ہے: - گھر - بوڑھے والدین - روزمرہ کے کام - مرمت - ایک دکان پر کبھی کبھار کی شفٹیں۔

اُس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے:

وہ مواقع کے نقشے سے باہر رہتی ہے۔ اُس کے پاس کوئی متبادل نہیں۔ اُس کے پاس کوئی گنجائش نہیں۔

نجی صحت کے نظام میں پہنسی عورت - 37

برس کی عمر

ٹینیسی میں بغیر انشورنس والوں کے لیے بدترین صحت کے نظاموں میں سے ایک ہے۔ ناقابل برداشت اخراجات، کم سہارا، اور بہت سے نجی ہسپتال۔ مشیل ایک کلینک میں اسسٹنٹ ہے۔ ہر روز وہ ایسے مریض دیکھتی ہے جو پیسے نہیں دے سکتے، ایسے لوگ جو علاج ڈالتے رہتے ہیں، اور ایسی مائیں جو بہت دیر سے پہنچتی ہیں۔

مگر وہ خود بھی بیچ میں ہے: نہ ہونے کے برابر انشورنس، ناکافی تنخواہ، ذاتی طبی قرضے۔

اُس کی غیر موجودگی طبی ہے:

وہ علاج کے شعبے میں کام کرتی ہے مگر اپنا علاج کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔

اختتامیہ - ٹینیسی

ٹینیسی ایک ایسی ریاست ہے جو سطح پر بدلتی ہے، مگر اندر سے سخت رہتی ہے۔

بڑے شہر نئی رفتار تھوپتے ہیں، دیہی علاقے پرانی روایات۔ بیچ میں، عورتیں سب کچھ جوڑ کر رکھتی ہیں:

– کمزور خاندان – ڈانواں ڈول معیشت – کمزور تعلیم – ناقابل برداشت صحت کا نظام – فیصلے سنانے والا مذہب – ناکافی اجرتیں وہ ہر جگہ موجود ہے، مگر کوئی اُسے پہچانتا نہیں۔

غور و فکر - ٹینیسی

یہاں عورت کی غیر موجودگی دوہرے بوجھ سے پیدا ہوتی ہے: تاریخ کا بوجھ اور مذہب کا بوجھ۔

عورتیں پرانے فرائض اور جدید مسائل کے درمیان جیتی ہیں، بغیر کسی تحفظ کے اور بغیر کسی راہ فرار کے۔

یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں عورت کی سخت جانی کو یونہی مان لیا جاتا ہے، گویا وہ فطری، ناگزیر، بدیہی ہو۔ وہ نہیں ہے۔

یہ باب وہ بات صاف کہتا ہے جس سے بہت سے لوگ کتراتے ہیں: عورت کی طاقت اُسے وہ نہ دینے کا بہانہ نہیں جس کی وہ حق دار ہے۔

ٹیکساس

ٹیکساس ہر لحاظ سے بڑا ہے: رقبہ، پیسہ، مذہب، غرور، تضادات۔ یہ امیر ترین ریاستوں میں سے ایک ہے اور ساتھ ہی سب سے زیادہ غیر مساوی ریاستوں میں سے بھی۔ ایک معاشی طاقت جس کی سیاسی سوچ پیچھے

کی طرف دیکھتی ہے۔ ایک ایسی جگہ جہاں عورتوں کو ان کے بیچ زندہ رہنا پڑتا ہے:

- بوجھل قانون سازی - سخت خاندانی کردار - بے قابو شہر - نہ ختم ہونے والے مضافات - چھپی ہوئی دیہی غربت - لازمی مگر نظر انداز تارکین وطن برادریاں - بڑھتے اخراجات - ناکافی تحفظ

اگر تم باہر سے دیکھو تو ٹیکساس تمہیں حیران کرتا ہے۔ اگر تم اسے اندر سے جیو تو حیران نہیں کرتا۔

بیوسٹن کی لاطینی عورت - 33 برس

بیوسٹن امریکہ کے سب سے متنوع شہروں میں سے ایک ہے۔ مگر یہ نیچے والوں کے لیے سب سے سخت شہروں میں سے بھی ہے۔ ماریبیبل ایل سلواڈور سے ہے۔ وہ بزرگوں کی دیکھ بھال کے ایک مرکز میں کام کرتی ہے۔ شفٹیں نچوڑ دینے والی ہیں، سہارا کم ہے، اور ٹریفک ہر روز تمہاری زندگی کے گھنٹے کھا جاتی ہے۔

بیوسٹن بہت بڑا ہے: بے پناہ فاصلے، بے اعتبار بسیں، شدید موسم۔ یہاں آنا جانا بذاتِ خود ایک نوکری ہے۔

ماریبیبل اپنے خاندان کو پیسے بھیجتی ہے، اپنے بچے پالتی ہے، سب کچھ سہتی ہے۔

اُس کی غیر موجودگی معاشی اور شہری ہے:

شہر اُسے استعمال کرتا ہے مگر اُس کی حفاظت نہیں کرتا۔

نیل کے میدانوں کی سفید فام عورت - 41 برس

تیل کے شہر صرف بظاہر امیر ہیں۔ اُن کے پیچھے تباہ کن شفٹیں، حادثے، منشیات اور کمزور خاندان ہیں۔

ایمی اوڈیسا میں رہتی ہے۔ اُس کا شوہر رگز پر کام کرتا ہے، ہفتوں غائب رہتا ہے، اور ٹوٹا ہوا یا بے چین لوٹتا ہے۔

وہ سب کچھ کرتی ہے: - بچے - گھر - بل - ہنگامی حالات - بڑا خاندان -
افراطی - مسلسل تناؤ۔

تیل کی دولت کبھی اُس کے ہاتھ تک نہیں پہنچتی۔

اُس کی غیر موجودگی صنعتی ہے:

ٹیکساس تیل کا جشن مناتا ہے، مگر اُن کا نہیں جو اُس کی انسانی قیمت اٹھاتے ہیں۔

صحت کے تحفظ کے بغیر عورت - 35 برس

برس

ٹیکساس میں خواتین کی صحت سے متعلق قوانین انتہائی سخت ہیں۔
رسائی مشکل ہے، اخراجات زیادہ ہیں اور خدمات کم۔ بہت سی عورتوں کے
لبے واحد راستہ یہی ہے کہ جیسے تیسے گزارا کریں۔

چیلسی، 35 برس، لبک میں رہتی ہے۔ اُس کے پاس کلرک کی نوکری ہے، مگر
اُس کا بیمہ نہ ہونے کے برابر ہے، اور ہر سنجیدہ طبی معائنہ قرض بن جاتا
ہے۔

اُسے ایک دائمی درد ہے جسے وہ نظر انداز کرتی ہے۔ کچھ ٹیسٹ ہیں جنہیں
وہ برسوں سے ٹال رہی ہے۔ اُسے بیماری سے زیادہ بل کا ڈر ہے۔

اُس کی غیر موجودگی طبی بھی ہے اور سیاسی بھی:

ریاست اُس کے جسم پر قابو رکھتی ہے مگر اُس کا علاج نہیں کرتی۔

غیر دستاویزی تارکِ وطن عورت - 28

برس

کیرولینا سان انتونیو میں رہتی ہے۔ وہ دفاتروں اور گھروں کی صفائی کا
کام کرتی ہے۔ نقد۔ ہمیشہ نقد۔

خوف مستقل ہے: پولیس کا، امیگریشن کا، استحصال کرنے والے آجروں کا،
طعنے دینے والے پڑوسیوں کا۔

اُس کے پاس ہنر ہے، طاقت ہے، ذہانت ہے، مگر کوئی حق نہیں۔ ریاست کے لیے اُس کا وجود ہی نہیں۔ شہر کے لیے وہ ناگزیر ہے۔

اُس کی غیر موجودگی قانونی ہے:

ٹیکساس میں تارکِ وطن عورت پورے پورے شعبے چلاتی ہے، مگر کوئی اُسے تسلیم نہیں کرتا۔

اختتامیہ - ٹیکساس

ٹیکساس بڑا ہے اور متضاد: امیر اور غریب، جدید اور پسماندہ، طاقتور اور بے رحم۔

عورتیں ریاست کا نازک حصہ سنبھالے ہوئے ہیں: - بے قابو شہر - نہ ختم ہونے والے مضافات - تیل کے پلیٹ فارم - غریب اسکول - گنجان گھر - کم اجرتیں - پابندیوں والے قوانین۔

وہ ہر جگہ موجود ہے، مگر اُسے قابلِ قربانی سمجھا جاتا ہے۔

غور و فکر - ٹیکساس

یہاں عورتوں کی غیر موجودگی تین دیو ہیکل قوتوں کے ملاپ سے جنم لیتی ہے: معیشت، ثقافت، سیاست۔

ٹیکساس ایک ایسی جگہ ہے جہاں عورتوں کو اپنے ہی زور پر مضبوط ہونا پڑتا ہے۔ جہاں آزادی کا وعدہ مردوں سے کیا جاتا ہے اور مزاحمت کا مطالبہ عورتوں سے۔

یہ ایک ایسی ریاست ہے جو عورتوں سے ستون بننے کا تقاضا کرتی ہے، مگر اُن سے قابلِ تبدیل وسائل جیسا سلوک کرتی ہے۔

ٹیکساس عورتوں کو مٹاتا نہیں: انہیں نگل جاتا ہے۔

یوٹاہ

یوٹاہ ایک تضاد ہے۔ لوگ اسے ایک مکمل ریاست سمجھتے ہیں: بڑے خاندان، پُرسکون شہر، شاندار پہاڑ، ہر جگہ نظم و ضبط۔ اس چہرے کے

پیچھے بے پناہ سماجی دباؤ ہے، خاص طور پر عورتوں پر۔ مورمن چرچ کی غالب موجودگی سخت کردار، طے شدہ توقعات اور عورت کا ایک ایسا نمونہ پیدا کرتی ہے جسے ہونا چاہیے:

– ماں – بیوی – تربیت کرنے والی – ہمیشہ مسکراتی ہوئی – ہمیشہ دستیاب – کبھی جھگڑے میں نہیں

اور جو اس مذہب کا حصہ نہیں، وہ بھی اسی سائے تلے جیتے ہیں۔

یوٹاہ محفوظ ہے، ہاں۔ مگر اتنا آزاد نہیں جتنا نظر آتا ہے۔

دباؤ تلے مورمن عورت – 31 برس

ایملی ایک روایتی مورمن برادری میں پلی بڑھی۔ 22 برس کی عمر میں شادی ہوئی، تیس سے پہلے تین بچے۔ اُس کی زندگی طے شدہ اصولوں پر چلتی ہے: خدمت، خاندان، وفاداری، نظم، سکون۔

باہر سے وہ بے عیب ہے۔ اندر سے وہ تھک کر چور ہے۔

وہ شکایت نہیں کر سکتی، مدد نہیں مانگ سکتی، یہ نہیں کہہ سکتی کہ وہ تھکی ہوئی ہے۔ کیونکہ ”تمہیں تھکنا نہیں چاہیے۔“

اُس کی غیر موجودگی روحانی اور ثقافتی ہے:

نظام میں اُس کے باطن کی کوئی گنجائش نہیں، صرف کردار کی۔

غیر مذہبی عورت جو دھارے کے خلاف

جیتی ہے – 39 برس سینڈرا مورمن نہیں ہے۔ وہ مارکیٹنگ میں کام کرتی ہے۔ اُس کی ایک بیٹی ہے، طلاق یافتہ ہے، اور اپنے اصولوں پر جیتی ہے۔ یوٹاہ میں ”مختلف“ سمجھے جانے کے لیے اتنا کافی ہے۔ سماجی تعلقات مشکل ہیں۔ روایتی خاندان اُسے شامل نہیں کرتے، بہت سی دوستیاں سطحی ہیں، اور کام کی جگہیں فیصلے سنانے والی نظروں سے بھری ہیں۔

اُس کی غیر موجودگی سماجی ہے:

سانچے سے باہر ہونا دائرے سے باہر ہونا ہے۔

لاطینی تارکِ وطن عورت - 34 برس

یوٹاہ میں لاطینی آبادی بہت بڑی ہے، اور اکثر نظر نہیں آتی۔ اپنا خوراک کی پیکنگ کے ایک کارخانے میں کام کرتی ہے۔ بارہ گھنٹے کی شفٹیں، ٹھنڈا ماحول، جمے ہوئے ہاتھ، کم اجرت۔

مقامی برادری شائستہ ہے، ہاں، مگر فاصلے پر۔ گھلنا ملنا نہ ہونے کے برابر ہے۔ خدمات کم ہیں۔ مکانوں کے اخراجات ہر سال بڑھتے ہیں۔ اپنا کام کرنے کے لیے جیتی ہے اور اپنے خاندان کو پیسے بھیجتی ہے۔ بس اتنا ہی۔

اس کی غیر موجودگی معاشی اور ثقافتی ہے:

وہ ریاست کی مشینری کا حصہ ہے، مگر ریاست اُسے تسلیم نہیں کرتی۔

پہاڑی گاؤں کی عورت - 50 برس

یوٹاہ کے پہاڑی علاقوں میں زندگی دیکھنے میں خوبصورت ہے، مگر جینے میں انتہائی سخت۔

کیرن دو ہزار لوگوں کے ایک قصبے میں رہتی ہے۔ وہ ایک اسکول میں کام کرتی ہے اور ہر چیز کے لیے میلوں سفر کرتی ہے: ڈاکٹر، سپر مارکیٹ، دواخانہ۔

برادری بند ہے۔ تنہائی مستقل ہے۔ سردیاں لمبی، ٹھنڈی اور خاموش ہیں۔

اس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے:

جگہ بے پناہ ہے، مگر اُس کی زندگی ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔

اختتامیہ - یوٹاہ

یوٹاہ ایک ایسی ریاست ہے جس نے ایک بے داغ تصویر بنائی ہے: خاندان، نظم، استحکام۔

سب سچ ہے۔ مگر تصویر کے پیچھے وہ عورتیں ہیں جو سخت نظاموں کو سنبھالے ہوئے ہیں، بغیر کمزوری کے حق کے، بغیر انتخاب کے، بغیر کسی گنجائش کے۔

یوٹاہ صورت کی حفاظت کرتا ہے، انسان کی نہیں۔

غور و فکر - یوٹاہ

یوٹاہ میں عورتوں کی غیر موجودگی کسی جھگڑے سے جنم نہیں لیتی۔ یہ نرم قابو سے آتی ہے، اُس قسم کے قابو سے جو مسکراتے ہوئے بتاتا ہے کہ تمہیں کیا ہونا ہے۔

یہاں عورت کو مکمل ہونا ہے۔ آزاد نہیں۔ مکمل۔

یہ باب اسے بے نقاب کرتا ہے: ایک جگہ محفوظ، صاف ستھری، منظم ہو سکتی ہے، اور پھر بھی تمہاری سانس چھین سکتی ہے۔

یوٹاہ عورتوں کو سزا نہیں دیتا۔ انہیں ہانکتا ہے۔ اور ہانکنا، جب تم انتخاب نہ کر سکو، مٹانے کا بس ایک اور طریقہ ہے۔

ورمونٹ

ورمونٹ میں جنگل ہیں، لکڑی کے گھر، نہ ختم ہونے والی برف، خاموش پہاڑیاں، چھوٹے قصبے جہاں ہر کوئی ہر کسی کو جانتا ہے۔ یہ ایک ترقی پسند، پُر امن، محفوظ ریاست ہے۔ مگر یہ الگ تھلگ، مہنگی، مشکل سے قابل رسائی، اور اپنی سست رفتاری میں سخت بھی ہے۔

عورت تین مختلف حالات سہتی ہے۔ - جغرافیائی تنہائی - زندگی کے ناقابل برداشت اخراجات - حقیقی خدمات کی کمی

یہ ایک ایسی ریاست ہے جو خود کو "پُرسکون" کہہ کر بیچتی ہے، مگر سکون اکثر صرف متبادل نہ ہونے کا نتیجہ ہوتا ہے۔

یہاں عورت اس لیے غائب نہیں ہوتی کہ کوئی اُسے مٹاتا ہے۔ وہ اس لیے غائب ہوتی ہے کہ کوئی اُس تک پہنچتا ہی نہیں۔

پہاڑوں میں اکیلی رہنے والی عورت - 47

برس

کلیئر مونٹپیلیئر کے قریب ایک پہاڑی پر ایک گھر میں رہتی ہے۔ یہ رومانوی تنہائی نہیں۔ یہ اصلی تنہائی ہے۔

سردیاں: برف، اندھیرا، جمی ہوئی سڑکیں۔ گرمیاں: فاصلہ، آس پاس کوئی نہیں، کوئی فوری مدد نہیں۔

وہ سب کچھ خود کرتی ہے: - لکڑی - گاڑی - طے شدہ خریداری - دیکھ بھال - ہنگامی حالات۔

یہ آزادی لگتی ہے۔ یہ روزانہ کی بقا ہے۔

اس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے:

دنیا بہت دور ہے۔

مقامی کوآپریٹو میں کام کرنے والی عورت - 35

برس ورمونٹ کو "پائیداری" کا تصور بہت پسند ہے۔ کوآپریٹو، مختصر سپلائی چینیں، مقامی مصنوعات۔

اس تصویر کے پیچھے کم اجرت والا کام ہے۔

ایملی ایک زرعی کوآپریٹو کے لیے کام کرتی ہے۔ کام کٹھن ہے، ٹھنڈ ہے، اور اجرت معمولی۔ زندگی کے اخراجات آسمان کو چھو رہے ہیں: کرایہ، کھانا اور پیٹرول۔

بیانیہ کہتا ہے کہ "ورمونٹ ایک مثال ہے۔" اُس کے لیے ورمونٹ ایک نازک توازن ہے جو کسی بھی مہینے ڈھے سکتا ہے۔

اس کی غیر موجودگی معاشی ہے:

رومانوی نظر اُس کی اصل محنت کو مٹا دیتی ہے۔

وہ عورت جو بغیر کسی سہارے کے

خاندان پالتی ہے - 39 برس سارہ برلنگٹن میں رہتی ہے۔ دو بچے، ایک چھوٹے کاروبار میں نوکری، اور ایک سابق شوہر جو کبھی ہوتا ہے کبھی

نہیں۔

ورمونٹ ترقی پسند ہے، ہاں، مگر خدمات سست، کم اور دور ہیں۔ اسکول مشکلات میں ہیں، علاج مہنگا ہے، اور مالی امداد نہ ہونے کے برابر۔

ہر دن ایک خاموش جنگ ہے: سب کچھ اکیلے منظم کرنا، ایک بڑے علاقے میں آنا جانا، ہنگامی حالات کا بغیر کسی حفاظتی جال کے سامنا کرنا۔

اس کی غیر موجودگی ادارہ جاتی ہے:

ریاست سہارے کی بات بہت کرتی ہے مگر دیتی کم ہے۔

وہ عورت جو شہر سے بھاگتی ہے اور خود کو دھوکا دیتی ہے

کہ وہ نئے سرے سے شروع کر رہی ہے - 31 برس بہت سی عورتیں سکون کی تلاش میں ورمونٹ آتی ہیں۔ پُرسکون گھر، فطرت، اور زندگی کی دھیمی رفتار۔

اولیویا بوسٹن سے آئی تھی۔ اُس نے سوچا تھا کہ اُسے توازن ملے گا۔ اُسے ملیں آسمان چھوتی قیمتیں، تنہائی، اور کام کے کم مواقع۔ منظر دلکش ہے۔ مگر اگر تمہیں برادری، حرکت، مواقع چاہییں، تو یہاں کچھ نہیں۔

اس کی غیر موجودگی گھلنے ملنے کی ہے:

ورمونٹ خوش آمدید کہتا ہے مگر دروازہ نہیں کھولتا۔

اختتامیہ - ورمونٹ

ورمونٹ خاموشی ہے، صاف ہوا ہے، غور و فکر ہے۔ مگر یہ فاصلہ بھی ہے، ناقابل برداشت اخراجات بھی، جذباتی تنہائی بھی۔

عورتیں ایک ایسی ریاست کی دراڑوں میں جیتی ہیں جو صرف اُن کے لیے کام کرتی ہے جن کے پاس پہلے ہی بہت کچھ ہے:

- پیسہ - استحکام - تعلقات - صحت

جن کے پاس یہ سب نہیں، اُن کے لیے یہاں زندگی ایک تنہا اور کٹھن چڑھائی بن جاتی ہے۔

غور و فکر - ورمونٹ

ورمونٹ میں عورتوں کی غیر موجودگی اتنی واضح نہیں جتنی سخت ریاستوں میں۔ یہ زیادہ باریک ہے۔ زیادہ نفیس۔ زیادہ چھپی ہوئی۔

یہ تین عوامل سے جنم لیتی ہے:

- سادگی کا افسانہ، جو تھکن کو مٹا دیتا ہے - سکون کی قیمت، جو ہر کوئی ادا نہیں کر سکتا - جذباتی فاصلہ، جو ضرورت مندوں کو الگ تھلگ کر دیتا ہے

یہ باب بغیر کسی پردے کے کہتا ہے: فطرت کافی حفاظت نہیں۔ اور خاموشی ہمیشہ امن نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی یہ صرف سننے کی کمی ہوتی ہے۔

ورجینیا

ورجینیا ایک ایسی ریاست ہے جو دو سطحوں پر موجود ہے: - ادارہ جاتی سطح (واشنگٹن ڈی سی بس چند قدم کے فاصلے پر ہے) - دیہی سطح (اپالچیا اور محروم علاقے)

یہ امریکی تاریخ کا گہوارہ ہے، مگر یہ اُن جگہوں میں سے بھی ہے جہاں جدید عدم مساوات سب سے زیادہ نظر آتی ہے: ہر طرف فوج، بیوروکریسی، شمال میں سمٹی ہوئی دولت، جنوب مغرب میں غربت، متحرک یونیورسٹی شہر، اور جمود زدہ مضافات۔

یہاں عورت تین محاذوں کا سامنا کرتی ہے:

- اداروں کا بوجھ - روایات کا بوجھ - علاقائی فرق کا بوجھ

وہ ریاست کے ہر حصے میں ایک لازمی موجودگی ہے، مگر وہ اُس کردار میں جذب ہو جاتی ہے جو ہر علاقہ اُس سے مانگتا ہے۔

شمال کی امیر عورت - 34 برس

شمالی ورجینیا واشنگٹن میں کام کرنے والوں کا گھر ہے: افسران، تجزیہ کار، وفاقی ملازمین اور ٹھیکیدار۔

ایلینا ایک سرکاری روابط والی کمپنی میں کام کرتی ہے۔ اچھی تنخواہ، ترقی کے امکانات، ناممکن زندگی۔

زندگی کے اخراجات انتہائی زیادہ ہیں: بے قابو کرائے، گھنٹوں نکل جانے والا ٹریفک، اور نچوڑ دینے والے کام کے اوقات۔ یہاں عورت غریب نہیں۔ وہ تھک کر چور ہے۔

اس کی غیر موجودگی پیشہ ورانہ ہے:

ہر کوئی ڈھانچوں کو چلائے رکھنے کے لیے اُسے ڈھونڈتا ہے، مگر کوئی اُسے مکمل ٹوٹ پھوٹ سے نہیں بچاتا۔

رچمنڈ کی افریقی امریکی عورت – 39

برس

رچمنڈ ایک ایسا شہر ہے جو اب بھی ایک پاؤں اپنی تاریخ میں رکھے جیتا ہے: نسلی علیحدگی، محلوں کو بانٹنے والی ان دیکھی لکیریں، مشکلات میں گھرے اسکول، بے پناہ عدم مساوات۔

امینہ ایک اسپتال میں نرس ہے۔ سخت شفٹیں، مشکل مریض، کٹھن محلہ۔ ہر دن ایک دوڑ ہے۔

رچمنڈ دوبارہ جنم لیتا ہوا شہر ہے، مگر یہ نیا جنم ہمیشہ پہلے سفید فام علاقوں میں آتا ہے۔

اس کی غیر موجودگی نسلی اور سماجی ہے:

وہ نظام کا ستون ہے مگر ترجیحات کی فہرست میں سب سے نیچے رہتی ہے۔

دیہی اہالاچیا کی عورت – 50 برس

شہروں سے باہر ورجینیا پوری طرح بدل جاتا ہے۔ خالی سڑکیں، پہاڑ، بکھرے ہوئے گھر، جڑ پکڑ چکی غربت۔

لنڈا وائز کاؤنٹی کے قریب رہتی ہے۔ وہ ایک دکان پر کام کرتی ہے، اپنی بیمار ماں کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور گھر سنبھالتی ہے۔ قریب نہ کوئی علاج ہے، نہ عوامی ٹرانسپورٹ، نہ کوئی معیشت۔

اُس کی زندگی پوری کی پوری اُس کے کندھوں پر ٹکی ہے۔ برادری چھوٹی ہے، مگر اتنی مضبوط نہیں کہ سب کو سہارا دے سکے۔

اُس کی غیر موجودگی جغرافیائی اور ساختی ہے:

وہ وہاں رہتی ہے جہاں ریاست نہیں پہنچ سکتی۔

شارلٹسول کی عورت - 28 برس

شارلٹسول ایک یونیورسٹی شہر ہے، جوان، دانشور، ترقی پسند۔ کاغذ پر مکمل۔

عملی طور پر، نہیں۔

مایا کیمپس کے قریب ایک کیفے میں کام کرتی ہے۔ زیادہ کرائے، کم اجرت، طلبہ کی بے ہنگم زندگی، استحکام صفر۔

یہاں ثقافت امیر ہے، مگر زندگی نہیں۔

اُس کی غیر موجودگی معاشی اور ثقافتی ہے:

وہ شہر کا حصہ ہے، مگر اُس کی خوشحالی کا حصہ نہیں۔

اختتامیہ - ورجینیا

ورجینیا ایسی شناختوں کا جوڑ توڑ ہے جو آپس میں نہیں ملتیں۔ اوپر انتہا کی دولت، نیچے انتہا کی غربت۔ ایک طرف جدید شہر، دوسری طرف بھلایا ہوا اپالاجیا۔

عورتیں اس پچی کاری کے ہر ٹکڑے پر جیتی ہیں، مگر کوئی انہیں واقعی مرکزی کردار نہیں سمجھتا۔

جب ضرورت ہو تو وہ چلتی پھرتی ہے، جب ریاست کو موافق ہو تو ٹھہری رہتی ہے، اور ہمیشہ کام کی ہوتی ہے۔

غور و فکر - ورجینیا

یہاں عورتوں کی غیر موجودگی اندرونی تقسیم سے جنم لیتی ہے: بٹا ہوا علاقہ، بوجھل تاریخ، غیر متوازن معیشت۔

عورتیں وہ گوند ہیں جو اس سب کو جوڑے رکھتی ہیں، مگر ریاست اُن سے منظر کے حصے جیسا سلوک کرتی ہے، سماج کو چلانے والی قوت جیسا نہیں۔

یہ باب صاف کہتا ہے: ورجینیا بڑھ رہا ہے، مگر سب کے لیے نہیں۔ اور جو پیچھے رہ جاتے ہیں وہ زیادہ تر وہ عورتیں ہیں جو سہارا دیتی ہیں، دیکھ بھال کرتی ہیں اور حفاظت کرتی ہیں، جبکہ اُن کی حفاظت کوئی نہیں کرتا۔

واشنگٹن

واشنگٹن کوئی ریاست نہیں: یہ ایک انجن ہے جو مکمل منظر کا بھیس بدلے ہوئے ہے۔ جو اسے باہر سے دیکھتے ہیں انہیں ہریالی، جنگل، پانی، اور سیٹل اپنے تصویر کے لائق اسکاٹی لائن کے ساتھ نظر آتا ہے۔ جو اسے اندر سے جیتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہاں طاقت کا اعلان نہیں کیا جاتا: اسے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ امریکہ کی اُن چند جگہوں میں سے ہے جہاں طاقت سیاست سے نہیں آتی، بلکہ ٹیکنالوجی، ہم آہنگی، سرمائے، سائنسی تحقیق اور بنیادی ڈھانچے سے آتی ہے۔ Amazon، Microsoft، Boeing، بحرالکاہل کی بندرگاہیں، یونیورسٹیاں، بائیو ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، عالمی تجارت۔ مغربی ساحل یہاں خواب نہیں دیکھتا: یہاں عمل کرتا ہے۔

واشنگٹن ایک ایسی ریاست ہے جہاں:

- ایک الگورتھم ایک میٹر سے زیادہ فیصلے کرتا ہے - ایک لیبارٹری پوری کاؤنٹی سے زیادہ پیسہ گھماتی ہے - ایک بندرگاہ ایک قوم کو روک سکتی ہے - ایک اسٹارٹ اپ مستقبل بدل سکتا ہے - ایک محقق ایک عالمی منڈی پر اثر ڈال سکتا ہے - ایک مینیجر دس ملکوں کے مزدوروں کی رفتار بدل سکتا ہے

یہ طاقت ہے۔ وہ جو ٹی وی پر نظر نہیں آتی۔ وہ جو شور نہیں کرتی۔ وہ جو خاموشی میں بناتی بھی ہے اور تباہ بھی کرتی ہے۔

اس منظر نامے میں عورتیں محض اضافی کردار نہیں۔ وہ مرکزی پرزے ہیں، دماغ ہیں، حکمتِ عملیاں ہیں، کارروائیاں ہیں، خالص کمان ہیں۔ اور وہ بھاری قیمت چکاتی ہیں: تنہائی، تھکن سے ٹوٹ جانا، مسلسل دباؤ، ایسے کیریئر جو تمہیں نگل جاتے ہیں، نجی زندگیاں جو بکھرتی رہتی ہیں جبکہ دنیا نتائج پر تالیاں بجاتی ہے۔ واشنگٹن کمزوروں کو معاف نہیں کرتا۔ جو رفتار دھیمی کریں، اُن کا انتظار نہیں کرتا۔ جو گر جائیں، اُن کی حفاظت نہیں کرتا۔

جو چوٹی پر ہیں وہ یہ کسی سے بھی بہتر جانتے ہیں۔ جس نے بھی طاقت کو قریب سے دیکھا ہے—اور یہاں تمہاری سطر خود بخود آ جاتی ہے—وہ فوراً ظاہری صورت اور اثر و رسوخ کا فرق پہچان لیتا ہے۔

کیونکہ اصلی طاقت اسٹیج کا تماشا نہیں۔ یہ ذمہ داری ہے، خطرہ ہے، ضبط ہے، اور غلطی کی کوئی گنجائش نہیں۔

یہ بے واشنگٹن: عورتوں کی طاقت کی ایک شدید دباؤ والی لیبارٹری، جہاں جو عورتیں واقعی حکم چلاتی ہیں اُن کے پاس اس کے بارے میں بات کرنے کا وقت نہیں۔ انہیں اسے سنبھالنا ہوتا ہے۔

اور یہ باب اُن کی تصویر ہے۔ بائیس فن یہ دکھانے کے کہ ایک ایسی ریاست کی چوٹی پر ہونے کا کیا مطلب ہے جو کوئی مہلت نہیں دیتی۔

مستند نوٹ

”اُن برسوں میں جب میں بل اور ہلیری کلنٹن کے دور میں وائٹ ہاؤس آتا جاتا تھا—اور میں پہلا کلابریائی تھا جس سے وہ ملے—وہ مجھے ہمیشہ ”Mr. Frega“ کہتے تھے۔ دوسرے، Gillette میں میرے ماضی کی وجہ سے، مجھے ”Balde-man“ کے نام سے جانتے تھے۔ دو نام، ایک ہی وزن: درست، بھروسا، اور طاقت سے کوئی خوف نہیں۔ جب تم کچھ خاص کمرے دیکھ لیتے ہو تو فوراً سمجھ جاتے ہو کہ اصل میں حکم کون چلاتا ہے اور کون صرف اداکاری کر رہا ہے۔“

ایلینا - اے آئی ریسرچ ڈائریکٹر (ریڈمنڈ، 43

برس

طاقت: انتہائی بلند قیمت: اُس کی نجی زندگی ایلینا دو سو محققین کے ساتھ ہم آہنگی کرتی ہے۔ الگورتھم، اخلاقیات، فنڈنگ، واشنگٹن ڈی سی کا دباؤ۔ وہ مصنوعات ایجاد نہیں کرتی: وہ مستقبل کی تجارتی مصنوعی ذہانت کی بنیاد رکھتی ہے۔

اُس کا ہاتھ نظر نہیں آتا مگر ہر جگہ موجود ہے۔ اگر پالیسی کی ایک سطر بدل جائے تو پوری منڈی بدل جاتی ہے۔

وہ دن میں 14 گھنٹے کام کرتی ہے، کم سوتی ہے، اور کبھی غلطی نہیں کرتی۔

طاقت، اصلی طاقت، تمہیں آزادی نہیں دیتی۔ یہ تمہیں ایسی ذمہ داریاں دیتی ہے جو کوئی عام انسان نہیں اٹھا سکتا۔

سارہ - VP Amazon Global Logistics (سیئٹل، 46

برس

طاقت: سیاروی سطح پر عملیاتی کنٹرول قیمت: کوئی انسانی توازن نہیں

ہزاروں لوگ اُس پر انحصار کرتے ہیں۔ بندرگاہیں، طیارے، روبوٹک مراکز، تقسیم کے الگورتھم۔ جب وہ کوئی فیصلہ کرتی ہے تو چودہ ملکوں میں ڈلیوری کے اوقات بدل جاتے ہیں۔

اُسے ”وہ عورت جو دنیا کو چلاتی ہے“ کہا جاتا ہے۔ وہ زیادہ نہیں ہنستی۔ اُس کے پاس وقت نہیں۔

یہاں طاقت بے رحم ہے: تم دو بار غلطی نہیں کرتے۔ کبھی کبھی ایک بار بھی نہیں۔

کلاڈیا - سی ای او بائیو ٹیک (بیلویو، 39 برس)

طاقت: جینیات، سرمایہ کار، اختراعی تحقیق قیمت: جراحی جیسی تنہائی کلاڈیا ایک بائیو ٹیک کمپنی کی سربراہ ہے جس کی مالیت 1 ارب ڈالر ہے۔

تجرباتی علاج نایاب بیماریوں کے علاج کا طریقہ بدل سکتے ہیں۔

اُس نے رشتے کھوئے، دوستیاں کھوئیں، اپنی زندگی کے حصے کھوئے۔ اُس نے صرف ایک چیز پائی: ایک ایسی بصیرت جس سے سب ڈرتے ہیں اور جس کا سب احترام کرتے ہیں۔

طاقت پیسہ نہیں۔ طاقت وہ ہے جب دنیا تمہارے فیصلوں کا انتظار کرتی ہے۔

نانیا - سیٹل بندرگاہ کی ڈائریکٹر (50 برس)

طاقت: عالمی بنیادی ڈھانچہ قیمت: مسلسل دباؤ

بندرگاہ کبھی نہیں سوتی۔ وہ بھی نہیں۔

کنٹینر، سلامتی، چینی، کوریائی اور امریکی کمپنیوں سے تعلقات۔ یہاں طاقت میں کوئی چمک دمک نہیں: یہ افراتفری کو سنبھالنا ہے۔

اگر وہ غلطی کرے تو ایک پوری پسلی رک جاتی ہے۔

یہی فرق ہے تصویر اور اصل میں۔

میلنڈا فرنچ گیٹس - صفائی والی سے

عالمی طاقت تک

طاقت: صحت، تعلیم اور مساوات پر عالمی اثر۔ قیمت: انسان رہنا چھوڑے بغیر ایک علامت بن جانا۔

سچ، نینڈو، یہ ہے: میلنڈا طاقت میں پیدا نہیں ہوئی۔ اُس نے Duke میں اپنی پڑھائی کا خرچ اٹھانے کے لیے چھوٹے موٹے کام کیے، صفائی تک کی۔ اُس کا خاندان عام تھا، دولت صفر، طاقت کے رابطے صفر۔ سب کچھ یوں جڑا: - ایک مشکل ڈگری - Microsoft میں پہلی نوکری جب وہ ابھی ایک چھوٹی کمپنی تھی - اندر رہ کر قابلیت کے بل پر ترقی - ایک فلاحی بصیرت جو آج اربوں کو حرکت دیتی ہے۔

آج وہ اُن میزوں پر بیٹھتی ہے جہاں فیصلے ہوتے ہیں: - عالمی ویکسینیشن - عورتوں کی صحت کی پالیسیاں - تعلیم کا حق - حکمت عملی کی

سرمایہ کاری - اقوام متحدہ کے پروگرام۔

اصلی طاقت۔ وہ نہیں جو کیمرے کی چمک میں دکھتی ہے۔ وہ جو زندگیاں بدلتی ہے۔

اور ٹھیک اسی لیے اُس کی کہانی اتنی اہم ہے: کیونکہ یہ نیچے سے شروع ہوتی ہے اور وہاں تک اٹھتی ہے جہاں دنیا کی بہت کم عورتیں پہنچتی ہیں۔

نومی - چیف سکیورٹی آفیسر، بگ ٹیک (سیٹل، 45

برس

طاقت: عالمی سلامتی، سائبر انٹیلی جنس قیمت: پیشہ ورانہ وہم

نومی کبھی واقعی نہیں سوتی۔ وہ مغربی ساحل کی ایک ٹیکنالوجی دیو کی ڈیجیٹل سلامتی چلاتی ہے۔ وہ ضابطے طے کرتی ہے، حملوں کا پہلے سے اندازہ لگاتی ہے، دراندازی روکتی ہے، اور بحرانوں کو سنبھالتی ہے۔

اُس کے پاس چھ سو لوگوں کی ٹیم ہے۔ کسی بھی منٹ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

اصلی طاقت = ایسی ذمہ داری جو دل توڑ دیتی ہے۔ کیونکہ جب وہ غلطی کرتی ہے تو بینک، اسپتال اور حکومتیں رفتہ رفتہ رک جاتی ہیں۔ اُسے کوئی نہیں دیکھتا۔ مگر ہر کوئی اُس دنیا کو استعمال کرتا ہے جس کی وہ حفاظت کرتی ہے۔

جینیفر - CFO Microsoft Cloud (ریڈمنڈ، 51

برس

طاقت: عالمی اعداد و شمار، حکمتِ عملیاں، سرمایہ کاری قیمت: ذہن کو کوئی مہلت نہیں

وہ اربوں کو یوں سنبھالتی ہے جیسے وہ کسی کاپی کی سطریں ہوں۔ وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو حصص، منڈیاں اور شراکتیں ہلا سکتے ہیں۔

اُس میں ایک خونخوار صلاحیت ہے: وہ خطرہ دوسروں سے پہلے دیکھ لیتی ہے۔

اُسے ”مضبوط ہاتھ والی عورت“ کہا جاتا ہے۔ اُس کے بغیر پوری کلاؤڈ صنعت اتنی مضبوط نہ ہوتی جتنی آج ہے۔

قیمت؟ ایک دماغ جو کبھی نہیں رکتا۔ اور ایک جسم جو برسوں سے آرام کی بھیک مانگ رہا ہے۔

می لنگ – Google Deep-mind / ایگزیکٹو (سیٹل)

(مرکز، 38 برس)

طاقت: جدید اے آئی تحقیق قیمت: اشرافیہ کے اندر تنہائی

می لنگ ایک غیر معمولی ذہانت ہے، مگر وہ اس کی قیمت چکاتی ہے۔ وہ بچپن کی جینس ہے، MIT سے فارغ التحصیل، پھر جدید اے آئی۔ اب وہ اس صنعت کے سب سے زیادہ خوف زدہ کرنے والے اور قابل احترام گروہوں میں سے ایک کی قیادت کرتی ہے۔

وہ دنیا کو ایک جدید الگورتھم کی طرح دیکھتی ہے: رفتار، درستی، بصیرت۔

مگر اُس کی سماجی زندگی ایک صحرا ہے۔ اُس کی تنہائی اُس کی صلاحیت کے تناسب سے ہے۔ طاقت تعمیر کرتی ہے، مگر جدا کر دیتی ہے۔ ایزابیل – Gates Foundation کے آپریشنز کی ڈائریکٹر (سیٹل، 47 برس) طاقت: عالمی اثر قیمت: جمے ہوئے جذبات ایزابیل زیادہ بات نہیں کرتی۔ وہ منظم کرتی ہے۔ حساب لگاتی ہے۔ وہ اسپتالوں، ویکسینوں، اسکولوں اور عورتوں کے پروگراموں میں فنڈ تقسیم کرتی ہے۔ وہ کوئی جانا پہچانا چہرہ نہیں۔ وہ اربوں ڈالر کے پیچھے انتظامی دماغ ہے۔ حکومتوں، این جی اوز، سائنس دانوں، وزیروں کے ساتھ کام کرتی ہے۔ جب تم اس سطح پر ہو تو تمہارے دوست نہیں ہوتے، صرف فائلیں ہوتی ہیں۔ اُس کی انسانیت حفاظت کے لیے چھپی رہتی ہے۔ کارلا – کوسٹ گارڈ کمانڈر (ٹاکوما،

برس

طاقت: سمندر، بچاؤ، وفاقی کارروائیاں قیمت: گھسا ہوا جسم کارلا ایسی ٹیموں کی کمان کرتی ہے جو طوفانوں، جہازوں، غیر قانونی اسمگلنگ اور ہنگامی حالات کا سامنا کرتی ہیں۔ وہ فولاد کی عورت ہے، جس کا احترام وہ مرد بھی کرتے ہیں جو کسی کا احترام نہیں کرتے۔ اُس نے جانیں بچائیں، ماحولیاتی آفات سنبھالیں، طوفانی سمندر میں رات کی کارروائیوں کی قیادت کی۔ یہاں طاقت جسمانی ہے۔ گندی۔ اصلی۔

قیمت؟ اُس کا جسم ان دیکھے زخموں سے بھرا ہے۔

ایئرڈریا - چیف انجینئرنگ آفیسر Boeing

Aeronautica (ایورٹ، 49 برس)

طاقت: دنیا کی ہوابازی قیمت: لاکھوں لوگوں کی سلامتی اپنے کندھوں پر اٹھانا

ایئرڈریا ہوابازی کے حل ڈیزائن کرتی ہے۔ جب وہ کسی پرزے پر دستخط کرتی ہے تو وہ پرزہ پورے سیارے پر اڑتا ہے۔ وہ اُن گنی چنی عورتوں میں سے ہے جو اس درجے کی انجینئرنگ ٹیموں کی قیادت کرتی ہیں۔

اُس کے پاس ایک ایسا اختیار ہے جو چیتا نہیں۔ ایک ایسی نظر جو پرکھتی ہے، ہچکچاتی نہیں۔ اُس شخص کے اعصاب جو ایک پیچ بھی غلط نہیں لگا سکتا۔

قیمت؟ وہ مستقل، خاموش خوف جسے صرف ذمہ دار لوگ جانتے ہیں۔

صوفیہ - ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کی ڈائریکٹر، UW

Medical (سیٹل، 52 برس)

طاقت: اصلی صحت کی دیکھ بھال، ایسے فیصلے جو زندگیاں بچاتے یا تباہ کرتے ہیں قیمت: گھلی ہوئی روح

صوفیہ وہ ہے جو افراتفری پھوٹنے پر اسپتال کو چلائے رکھتی ہے۔ وہ جمالیاتی طب میں کام نہیں کرتی۔ وہ وہاں کام کرتی ہے جہاں خون، اوور ڈوز، حادثات، نفسیاتی بحران اور انتہائی غربت سامنے آتے ہیں۔

یہاں طاقت بے رحم ہے: ابھی فیصلہ کرو، کل نہیں۔ اور وہ فیصلہ کرتی ہے۔ ہر دن۔ بیس برسوں سے۔

قیمت؟ اب کوئی چیز اُسے حیران نہیں کرتی۔ اور یہ، ایک انسان کے لیے، مہنگا پڑتا ہے۔

ہارونی - ٹاکوما بندرگاہ کی سلامتی &

تجارت کی ڈائریکٹر (45 برس)

طاقت: بین الاقوامی تجارت اور سلامتی قیمت: مستقل جغرافیائی سیاسی دباؤ میں جینا

ہارونی وہ عورت ہے جو بات کرتی ہے: - FBI - بحریہ - جاپانی کمپنیوں - کوریائی کمپنیوں - اندرونی ہم آہنگی - وفاقی اداروں سے۔

وہ قانونی آمد و رفت، معائنے، جہازوں کی سلامتی اور بین الاقوامی آڈٹ سنبھالتی ہے۔ وہ اُس زنجیر کے ایک حصے پر قابو رکھتی ہے جو مغربی ساحل کو سہارا دیتی ہے۔

قیمت؟ کوئی پُرسکون رات نہیں۔ اندر آنے والا ہر جہاز ایک ذاتی ذمہ داری ہے۔

ژین - ایک کئی ارب ڈالر کے فن ٹیک

پلیٹ فارم کی CTO (بیلویو، 36 برس)

طاقت: اصلی پیسہ، لین دین، ایسے نظام جو گر نہیں سکتے قیمت: ایسی اخلاقیات جو پیسے سے زیادہ بھاری ہیں

ژین کے پاس "ٹیکنالوجی میں عورتیں" والے سوشل میڈیا بیانے کے لیے وقت نہیں۔ وہ خود ٹیکنالوجی ہے۔

وہ بغیر خطرے کے مالیاتی نظام سنبھالتی ہے۔ وہ ہر منٹ لاکھوں گھماتی ہے۔ اُس کے پاس ایسی تکنیکی طاقت ہے جو اعلیٰ انتظامیہ پر بھی حاوی ہے۔ اسے "خاموش وار" کہتے ہیں: جب وہ بولتی ہے تو فیصلے بدل جاتے ہیں۔

قیمت؟ ایک ایسی اخلاقیات جسے ہر دن دوسروں کے سمجھوتوں سے بچانا پڑتا ہے۔

مریم - ڈیجیٹل کرائمز یونٹ کی سربراہ، واشنگٹن

اسٹیٹ پیٹرول (عمر 40)

طاقت: ان دیکھی تحقیقات قیمت: ہر دن انسانی تاریکی دیکھنا

مریم ایک ایسے یونٹ کی کمان کرتی ہے جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا، مگر جس سے ہر کوئی ڈرتا ہے۔ سائبر جرائم، بچوں کا جنسی استحصال، بین الاقوامی فراڈ، ڈیجیٹل تشدد، چوری شدہ شناختیں۔ وہی ہے جو نظاموں میں گہستی ہے، ڈھونڈتی ہے، واپس لاتی ہے اور توڑ ڈالتی ہے۔

اصلی عملیاتی طاقت۔ اس میں چمک دمک نہیں۔ یہ ضروری ہے۔

قیمت؟ اُس کا ذہن ایسی لڑائیاں لڑتا ہے جو کسی کو نہیں دیکھنی چاہییں۔

لیلئ - گلوبل کلاؤڈ & اے آئی حکمت عملیوں کی ڈائریکٹر

(سینٹل، 48 برس)

طاقت: مستقبل کے تکنیکی اصول طے کرتی ہے قیمت: ایک مستقل ذہنی جنگ میں جینا

لیلئ مینیجر نہیں۔ وہ ایک ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام کی معمار ہے۔ وہ حکومتوں، کثیر القومی کمپنیوں اور اداروں سے بات کرتی ہے۔ وہ ایسی پالیسیاں لکھتی ہے جو عالمی معیار بن جائیں گی۔ اُس کا دفتر جھیل کے رخ پر ہے، مگر اُس کا ذہن کسی اور سیارے پر رہتا ہے۔ اصلی طاقت یہ ہے: دنیا کے سمجھنے سے پہلے راستہ طے کر دینا کہ وہ کدھر جا رہی ہے۔

قیمت؟ کوئی وقفہ نہیں۔ کوئی "بعد میں" نہیں۔ کوئی معمول نہیں۔

ریچل - اسپیس مینوفیکچرنگ آپریشنز مینیجر

(کینٹ، 44 برس) طاقت: نجی خلائی صنعت قیمت: زمین پر زندگی سے رابطہ کھو دینا

ریچل ایک ایسی کمپنی کی کارروائیوں کی قیادت کرتی ہے جو مداری گاڑیوں کے پرزے بناتی ہے: سیٹلائٹ، ماڈیول، سینسر۔

جب کچھ کام نہیں کرتا تو اُسے صبح تین بجے فون آتا ہے۔ جب سب کچھ کام کرتا ہے تو کوئی اُس کا نام نہیں لیتا۔

خلا میں طاقت ظالم ہے: ایک غلطی ایک سیکنڈ میں 400 ملین ڈالر جلا دیتی ہے۔

وہ یہ جانتی ہے۔ اور ہر دن اسی دھار پر جیتی ہے۔

نور - ریاستی توانائی پالیسی

ڈیپارٹمنٹ کی ڈائریکٹر (اولمپیا، 51 برس) طاقت: پوری ریاست کی توانائی کی قسمت کا فیصلہ کرتی ہے۔ قیمت: دباؤ ڈالنے والے تمام گروہوں کی نفرت کا نشانہ بننا۔

نور ایک ایسی عورت ہے جو ایسی دستاویزات پر دستخط کرتی ہے جو موسم، آمد و رفت، بل کی قیمت اور صنعتی زندگی کو بدل دیتی ہیں۔ ماحولیات کے حامی اُسے بہت سست سمجھتے ہیں۔ صنعتیں اُسے بہت سخت سمجھتی ہیں۔ سیاست دان اُس سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ مسائل کو اُن سے بہتر جانتی ہے۔ اعلیٰ سطح کی بیوروکریٹک طاقت میڈیا کو نظر نہیں آتی، مگر سب کچھ وہیں طے ہوتا ہے۔

نور حکم چلاتی ہے بغیر ایسا ظاہر کیے۔ قیمت؟ بہترین نشانہ ہونا۔

ہیلینا - ریاستی حکومت کی ڈیجیٹل آپریشنز

کی سربراہ (اولمپیا، 46 برس)

طاقت: بنیادی ڈھانچہ، ڈیٹا، عوامی خدمات قیمت: ایک بہت چھوٹی ٹیم کے ساتھ پوری ریاست کی حفاظت کرنا

ہیلینا اہم نظاموں کی ہم آہنگی کرتی ہے: ڈیجیٹل شناخت، بنیادی ڈھانچہ، صحت کی خدمات، اسکولوں کے نیٹ ورک، ہنگامی حالات۔

وہ جانتی ہے کہ اُس کے نظام پر ایک حملہ لاکھوں لوگوں کے لیے افراتفری ہوگا۔ اُس کا فون کبھی بند نہیں ہوتا۔ کبھی نہیں۔

وہ ایک ایسی عورت ہے جو ”طاقت کے سرمئی رخ“ میں کام کرتی ہے: نہ سیاسی، نہ نجی۔ وہ رخ جسے کوئی نہیں دیکھتا مگر جس پر سب کچھ منحصر ہے۔

قیمت؟ غیر یقینی کا ایک مستقل احساس۔

ڈانا - سینئر وینچر کیپیٹلسٹ، 3 ارب ڈالر زیر

انتظام (سیٹل، 42 برس)

طاقت: فیصلہ کرتی ہے کہ اسٹارٹ اپ کی دنیا میں کون جیتا ہے اور کون مرتا ہے قیمت: ایک ایسی مشین بن جانا جو کم محسوس کرتی ہے اور بہت زیادہ پرکھتی ہے

ڈانا ٹیکنالوجی کمپنیوں میں سرمایہ لگاتی ہے۔ کسی منصوبے کو تباہ کرنے کے لیے اُسے بس ”نہیں“ کہنا ہوتا ہے۔ پچاس نوکریاں پیدا کرنے کے لیے اُسے بس ”ہاں“ کہنا ہوتا ہے۔ اُس میں اُس شخص کی جراحی جیسی ٹھنڈک ہے جو صلاحیت کو دیکھتا ہے اور بغیر جذبات کے پرکھتا ہے۔ وہ کاروباری رومانویت کی ضد ہے۔

سرمائے کی طاقت سادہ ہے: جس کے پاس پیسہ ہے، وہ دوسروں کے مستقبل پر حکومت کرتا ہے۔

وہ یہ بغیر کانپے کرتی ہے۔ قیمت؟ جذبات دفتر سے باہر رہتے ہیں۔ ہمیشہ۔

اختتامیہ — واشنگٹن

واشنگٹن ایک ایسی ریاست ہے جو صرف چلتی نہیں: حکم چلاتی ہے۔ یہ نعروں یا کانفرنسوں سے نہیں، بلکہ اُن باتھوں سے ہوتا ہے جو ٹیکنالوجی، ہم آہنگی، تحقیق اور بنیادی ڈھانچے کو حرکت دیتے ہیں۔ اور اس نظام کے اندر عورتیں جگہ مانگتی نہیں: لے لیتی ہیں۔

وہی ہیں جو الگورتھم، اسپتال، بندرگاہیں، توانائی، خلا، سلامتی، سرمایہ چلاتی ہیں۔ اُن کے پاس اپنے بارے میں بات کرنے کا وقت نہیں، نہ پسند کیے

جانے میں کوئی دلچسپی۔

اُن کی طاقت شور نہیں مچاتی۔ یہ ساختی ہے۔ یہ کوڈز، معاہدوں، معیارات اور ضابطوں میں چھپی ہے۔ یہ وہ طاقت ہے جو تصویر کھنچوائے بغیر فیصلہ کرتی ہے۔

واشنگٹن کوئی نرم ریاست نہیں۔ یہ ایک پیچیدہ مشین ہے جو اُنہیں کھا جاتی ہے جو سنبھل نہیں پاتے۔ اور جو عورتیں اُس بلندی پر ڈٹی رہتی ہیں وہ علامتیں نہیں۔ وہ ستون ہیں۔

یہ باب یہی دکھاتا ہے: اصلی طاقت موجود ہے، اور یہاں اُس کا چہرہ عورت کا ہے۔

غور و فکر — واشنگٹن

واشنگٹن میں عورتوں کی طاقت مہربانی سے نہیں، قابلیت سے آتی ہے۔ یہ ”عورتوں کو آواز دینے“ سے نہیں آتی، بلکہ اس حقیقت سے کہ یہاں بہت سی عورتوں کے دماغ پورے پورے شعبوں کو بلا دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

واشنگٹن ایک ایسی ریاست ہے جہاں اہمیت اس کی ہے جو تم کر سکتے ہو، اس کی نہیں جو تم کہتے ہو کہ تم ہو۔ اور جو عورتیں اس ماحول پر حاوی ہیں وہ انتہائی بھاری قیمت چکاتی ہیں: تنہائی، حد سے زیادہ کارکردگی، قوسین میں سمٹی نجی زندگیاں، جذبات پر نہیں بلکہ نتائج پر بنی شناختیں۔

طاقت، اصلی طاقت، کوئی انعام نہیں۔ یہ ایک بوجھ ہے۔ اور جو اسے واقعی اٹھاتے ہیں وہ شکایت نہیں کرتے۔ وہ اسے سہارتے ہیں۔ اور ہر دن ظاہری صورت اور اہمیت کے فرق کی قیمت ادا کرتے ہیں۔

اس ریاست میں ”تقریباً“ کی کوئی گنجائش نہیں۔ یا تو تم معیار پر پورے اُترو، یا وہ تمہیں کھا جاتے ہیں۔

واشنگٹن کی عورتیں معیار پر پوری اترتی ہیں۔ اور اکثر اُس سے آگے نکل جاتی ہیں۔

مصنف کا خط

میں نے طاقت کو قریب سے جیا، اس سے بھی پہلے کہ مجھے احساس ہوتا کہ ایک دن میں اسے لکھوں گا۔ وائٹ ہاؤس میں، جب بل اور ہلیری کلنٹن دنیا کا مرکز تھے، وہ مجھے "Mr. Frega" کہتے تھے۔ پہلا کلابریائی جس سے وہ ملے۔ دوسرے، Gillette میں میرے ماضی کی وجہ سے، مجھے "Balde-man" کہتے تھے: کاٹنے والا، تراشنے والا، ایک ایسا آدمی جو کبھی کوئی سطر نہیں چوکتا۔

تب سے طاقت مجھے متاثر نہیں کرتی۔ میں اسے پہچانتا ہوں۔ میں اسے ناپتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ کب یہ اصلی ہے اور کب صرف تماشہ۔ واشنگٹن میں تماشے بے کار ہیں۔ یہاں طاقت اتنی ہی ٹھوس ہے جتنا بندرگاہوں کا فولاد، اتنی ہی تیز جتنے سرور، اتنی ہی نازک جتنا ایک غلط ترتیب دیا گیا الگورتھم، اتنی ہی مہنگی جتنا ایک ایسا فیصلہ جو واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اور جو عورتیں اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتی ہیں وہ ایک سادہ بات یاد رکھتی ہیں: طاقت کوئی مراعات نہیں۔ یہ ایک ذمہ داری ہے۔ اور جن کے پاس یہ واقعی ہوتی ہے وہ اسے کہتے نہیں: دکھاتے ہیں۔

ویسٹ ورجینیا

ویسٹ ورجینیا امریکہ کی سب سے زخمی جگہوں میں سے ایک ہے۔ یہ پہاڑ ہیں، کانیں، اوپیاٹڈن، بے روزگاری، الگ تھلگ گرجا گھر، کمزور اسکول، ٹوٹے ہوئے خاندان۔ یہ اُن ریاستوں میں سے ہے جس نے سب کچھ کھو دیا: اپنی صنعتیں، اپنے نوجوان، اپنی صحت، اپنا بھروسہ۔ یہاں عورت جیتی نہیں: ملہ تھامے رکھتی ہے۔

بند کانوں کی عورت - 53 برس

پورے پورے قصبے کوئلے پر جیتے تھے۔ پھر سب کچھ بند کر دیا گیا۔ لوگ رہ گئے، مگر نوکریاں نہیں رہیں۔

لنڈا ایک کان کن کی بیوی تھی۔ اب وہ دو چھوٹی نوکریوں پر جیتی ہے، پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا شوہر کے ساتھ، اور ایک بیٹے کے ساتھ جو گزر چکا ہے۔

اُس کی غیر موجودگی صنعتی ہے: ریاست نے پورا شعبہ چھوڑ دیا اور جو بچا ایسے سمیٹنے کا کام عورتوں پر چھوڑ دیا۔

اوپیٹڈ بحران میں گھری عورت - 37 برس

ویسٹ ورجینیا امریکہ میں اوپیٹڈز کی تباہی کا مرکز ہے۔ ایملی نے اپنی بہن کھو دی، اُس کا بھائی بحالی میں ہے، اور اُس کا شوہر نشے اور ہوش کے بیچ پھٹا ہوا ہے۔

وہ ایک کمیونٹی سینٹر میں کام کرتی ہے، اور ہر دن وہ دیکھتی ہے جسے باقی ملک نظر انداز کرتا ہے۔

اُس کی غیر موجودگی طبی بھی ہے اور سیاسی بھی: وہ ایک ایسے نظام کا شکار ہے جس نے ایک پوری نسل تباہ کر دی۔

گہرے اپالچیا کی عورت - 44 برس

الگ تھلگ کر دینے والے پہاڑ، اسٹریٹ لائٹوں کے بغیر سڑکیں، ناممکن فاصلے۔

کیرن سات سو لوگوں کے ایک گاؤں میں رہتی ہے۔ اسکول غریب ہیں، علاج دور ہے، اور معیشت جمود کا شکار ہے۔

اُس کی زندگی منظر کی طرح ساکت ہے۔ اور کوئی اُسے نہیں دیکھتا۔

اُس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے۔

وہ عورت جو وہاں پڑھاتی ہے جہاں کوئی نہیں پڑھانا چاہتا - 29

برس

یہاں نوجوان استاد انتہائی نایاب ہیں۔ میگن اس لیے رکی کیونکہ کوئی اور رکنا نہیں چاہتا تھا۔

اُس کی جماعتوں میں صدمے سے گزرے بچے ہیں، کمزور خاندان ہیں، اور وسائل صفر۔ یہ خالص ہمت ہے، مگر نظام اُسے کوئی صلہ نہیں دیتا۔

اُس کی غیر موجودگی ادارہ جاتی ہے: ریاست اُس سے سب کچھ مانگتی ہے اور بدلے میں کچھ نہیں دیتی۔

اختتامیہ - ویسٹ ورجینیا

ویسٹ ورجینیا ایک بے رحم یاد دہانی ہے: جب ایک معیشت گرتی ہے تو پورا معاشرہ گر جاتا ہے۔

عورت واحد ستون بن کر رہ گئی۔ مگر ایک پہاڑ کو سہارا دینے کے لیے ایک ستون کافی نہیں۔

غور و فکر - ویسٹ ورجینیا

یہاں عورتوں کی غیر موجودگی ترک کر دیے جانے سے جنم لیتی ہے۔ کسی اور ملک کو یوں سڑنے کے لیے نہیں چھوڑا گیا۔ اور عورتیں سب سے بھاری قیمت چکاتی ہیں: دیکھ بھال، بقا، خاموشی، ایسی روایات جو پنجرہ کی طرح جکڑتی ہیں۔

یہاں مزاحمت کوئی خوبی نہیں۔ یہ ایک مجبوری ہے۔

وسکونسن

وسکونسن ایک جغرافیائی اور جذباتی تضاد ہے: ایک زرعی اور صنعتی ریاست، سخت اور نرم، وسیع اور دم گھونٹنے والی۔ بیئر، دودھ، کارخانے، جنگل، جمی ہوئی جھیلیں۔ امیر یونیورسٹیاں، خالی دیہات، سانس لینے کو ترستے شہر۔ یہاں عورتیں غائب نہیں ہوتیں انہیں معمول بنا دیا جاتا ہے، جیسے بقا کا بوجھ پیدائش کے معاہدے میں شامل ہو۔

ڈیری فارم والی عورت - 45 برس

وسکونسن دودھ ہے۔ مگر ہر گیلن کے پیچھے جھکتی کمری ہیں، چیختے گھٹتے ہیں، ایسی زندگیاں ہیں جنہیں دہائیوں سے کوئی اتوار نصیب نہیں ہوا۔ سارہ صبح 4:00 بجے اٹھتی ہے۔ کسی نیکی کی وجہ سے نہیں: مجبوری سے۔ دوپنے کے لیے گاٹیں، ایسی مشینیں جو غلطی معاف نہیں کرتیں، نہ ختم ہونے والی بیوروکریسی، برف جو سڑکوں اور امید دونوں کو مٹا دیتی ہے۔ بہت سے مرد ڈھے گئے جب کھیتی باڑی ایک کام نہ رہی اور ایک جان لیوا لاٹری بن گئی۔ اور عورتیں؟ انہوں نے پتوار سنبھال لی بغیر کبھی کپتان کہلائے۔

سارہ کی غیر موجودگی زرعی ہے، نظامی ہے، اور بے رحم ہے۔

وہ سب کچھ کرتی ہے۔ وہ خاندانی کاروبار کو ڈوبنے نہیں دیتی۔ پھر بھی سماجی طور پر اُس کا وجود نہیں، وہ ایک بھوت ہے جو آمدنی پیدا کرتا ہے۔

ملوکی کی عورت - 34 برس

ملوکی ایک کھلا زخم ہے: ایک سخت، غیر مساوی، طبقوں میں بٹا شہر۔ آسمان کو چھوتی غربت کی شرح، چھوڑے ہوئے اسکول، اور ناقابل تصور تشدد۔

جیسمین ایک ایسے اسکول میں کام کرتی ہے جس کے پاس نہ استاد ہیں، نہ فنڈ، نہ مستقبل۔ اُس کے دو بچے ہیں اور ایک ساتھی جو صرف تب ہوتا ہے جب اُس کی ضرورت نہ ہو۔ ہر صبح وہ ایسے محلوں سے گزرتی ہے جہاں کوئی خوابوں کی بات نہیں کرتا: یہاں توجہ ہفتہ گزار لینے پر ہے۔

اس کی غیر موجودگی شہری ہے۔

شہر اُسے استعمال کرتا ہے اور کھا جاتا ہے۔ اُسے "مضبوط" کہتا ہے، ایک توہین جو تعریف کا بھیس بدلے ہوئے ہے۔

کارخانے کی عورت - 51 برس

وسکونسن کی صنعت اب وہ نہیں رہی جو کبھی استحکام اور ریٹائرمنٹ کا وعدہ کرتی تھی۔ آج یہ رولپٹ کا کھیل ہے لمبی شفٹیں، زبردستی کا اوور ٹائم، اور گرتی اجرتیں جبکہ زندگی کے اخراجات بڑھتے جاتے ہیں۔

ماریا پروڈکشن لائن کی پرانی کارکن ہے: گھسی ہوئی کلائیاں، بگڑی ہوئی کمر، گنجائش صفر۔ وہ ایک ہی حرکت ہزاروں بار دہراتی ہے، جیسے اُس کا جسم کوئی قابل تبدیل مشین ہو۔

اس کی غیر موجودگی صنعتی ہے۔

یہ مزدور کی وہ گم نامی ہے جو سب کچھ چلائے رکھتی ہے بغیر اس کے کہ سرکاری تقریروں میں کوئی اُس کا ذکر کرے۔

سرد شمال کی عورت - 57 برس

شمالی وسکونسن ایک اور سیارہ ہے: نہ ختم ہونے والے جنگل، میٹروں برف تلے ساکت جھیلیں، ایسی تنہائی جو تم سے اجازت نہیں مانگتی۔

کیرن سپیریئر کے قریب ایک کین میں رہتی ہے۔ برف آدھا سال رہتی ہے۔ فاصلے ایک سزا ہیں: میلوں کی خالی سڑکیں ہر چیز کو تہذیب سے جدا کرتی ہیں۔ یہاں عورتیں غائب نہیں ہوتیں: آہستہ آہستہ گھل جاتی ہیں، جیسے سردی میں بھاپ۔

اس کی غیر موجودگی موسمی اور جغرافیائی ہے۔

کوئی اُسے نہیں دیکھتا کیونکہ کوئی وہاں پہنچتا ہی نہیں۔

اختتامیہ - وسکونسن

ریاست چلتی ہے۔ کارخانے چلتے ہیں۔ فارم پیداوار دیتے ہیں۔ شہر جھٹکا سہہ لیتے ہیں۔ اور ہمیشہ، اس ڈانواں ڈول توازن کے ہر ٹکڑے کے پیچھے، ایک عورت ہوتی ہے جو گندا، خاموش کام کر رہی ہوتی ہے۔ مگر یہ کوئی نہیں کہتا۔ اس لیے نہیں کہ کوئی بدنیتی ہے۔ اس لیے کہ یوں زیادہ آسان ہے۔

غور و فکر - وسکونسن

یہاں غیر موجودگی ایک زہریلے عقیدے سے جنم لیتی ہے: "مڈویسٹ کی عورت فطرتاً مضبوط ہوتی ہے۔" ایک آسان کہانی اُن کے لیے جو اُس مضبوطی کی قیمت نہیں دیکھنا چاہتے۔ یہ خوبی نہیں۔ یہ کوئی موروثی صلاحیت نہیں۔ یہ بقا ہے جسے اخلاقی فرض کا بھیس پہنا دیا گیا ہے۔ اور جب بقا عادت بن جائے تو زندگی، زندگی نہیں رہتی۔

وائیومنگ

وائیومنگ ایک سانس لیتا خلا ہے۔ دندانے دار پہاڑوں کی سرزمین، نہ ختم ہونے والی پریریاں، کبھی نہ رکنے والی ہوا، آزاد گھومتے گھوڑے، تیل کے

کنویں، ٹرک، کوئلہ، اور فاصلہ۔ یہاں جگہ کوئی تصور نہیں: یہ ایک قوت ہے جو تمہیں ڈھالتی ہے۔

یہ امریکہ کی سب سے کم آبادی والی ریاست ہے۔ اور عورتوں کے لیے سب سے زیادہ نامہربان ریاستوں میں سے ایک۔ کیونکہ یہاں زندگی پر بحث نہیں ہوتی: اس کا سامنا کیا جاتا ہے۔ یہ جسمانی ہے، روزانہ ہے، مکمل ہے۔ اور کوئی ایسی حفاظت نہیں جو تم خود نہ بنا سکو۔

رینچ کی عورت - 49 برس

کیم ایک کاؤنٹی جتنے بڑے رینچ پر رہتی ہے۔ اُس کے دن ہنگامی حالات کا بگولا ہیں: زینیں، جانور، صبح تین بجے کی پیدائشیں، ہوا سے پھٹی باڑیں، درندے، گھٹنوں تک برف۔

کیا وہ مرد کی طرح کام کرتی ہے؟ نہیں۔ وہ زیادہ تر مردوں سے زیادہ سخت کام کرتی ہے۔ کیونکہ جب وہ ایک بار ٹوٹ کر ڈھے جاتے ہیں، وہ دس بار ٹوٹتی ہے اور چلتی رہتی ہے۔

مگر دنیا کی نظر میں وہ ایک انسان نہیں: وہ ایک زرعی کام ہے، جائیداد کا ایک عملیاتی جزو، ایک ایسی موجودگی جسے یقینی سمجھ لیا جاتا ہے۔ اُس کی غیر موجودگی زرعی ہے، ساختی ہے، معمول بنا دی گئی ہے۔

نیل اور گیس کی عورت - 37 برس

ایلیکس امریکی توانائی کے نرم جہنم میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ناممکن شفٹیں، جان لیوا سردی، مردوں کے غلبے والے ماحول جہاں مذاق بلیڈ سے زیادہ کاٹتے ہیں۔ وہ قابل ہے، صاف ذہن ہے، اور تیار ہے۔ اُن بہت سوں سے کہیں زیادہ جو اُس سے زیادہ کماتے ہیں۔ احترام اُس تک قسطوں میں پہنچتا ہے، جیسے کوئی احسان۔ باقی خاموشی ہے، طعنے ہیں، اور مشقت۔ پیشہ ورانہ، جسمانی اور نفسیاتی۔

اُس کی غیر موجودگی صنعتی اور صنفی ہے:

وہ اس لیے نظر سے اوجھل نہیں کہ نااہل ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ ایک ایسی جگہ میں بہت زیادہ اہل ہے جو اُسے تسلیم کرنا نہیں چاہتی۔

چھوٹے قصبوں کی عورت - 55 برس

یہاں قصبے، قصبے نہیں: یہ دو سو سے تین سو باشندوں کے مزاحمتی مراکز ہیں۔ ایک گرجا گھر، ایک دکان، دو سڑکیں، ایک جز وقتی شریف۔

لنڈا وہ سب کچھ کرتی ہے جو برادری کو ڈوبنے نہیں دیتا: بینک کے کام، دواخانہ، رضاکارانہ کام، بزرگوں کے لیے سودا سلف، بچوں کی دیکھ بھال، ہنگامی حالات، کمیٹیاں، جنازے، سہارا، موجودگی۔

وہ وہ انسانی مشین ہے جو چھوٹی چھوٹی برادریوں کو ڈھنے سے روکتی ہے۔

پھر بھی کوئی اُسے نہیں دیکھتا۔ اُس کے وجود کو یقینی سمجھ لیا جاتا ہے، خود کار، جیسے یہ دستی کتاب میں لکھا کوئی کردار ہو۔

اُس کی غیر موجودگی شہری ذمہ داری کی ہے: بنیادی مگر غیر تسلیم شدہ۔

نیشنل پارکس کی عورت - 32 برس

یلو اسٹون، گرینڈ ٹیٹن، ایسے علاقے جنہیں ہر کوئی جانتا ہوا سمجھتا ہے مگر کوئی واقعی نہیں جانتا۔

وہ رینجر ہے، گائیڈ ہے، ماہر حیاتیات ہے، اور ایک تجزیاتی ذہن۔ وہ جانوروں کی آوازیں اُن کے آنے سے پہلے سن لیتی ہے۔ وہ نشان، زمین اور ہنگامی حالات پڑھ سکتی ہے۔ منظر پر اُس کی اصلی طاقت ہے، مگر اُس کی کوئی برادری نہیں۔ وہ ایسے تنہا جیتی ہے جیسے کوئی ایک ان دیکھی سرحد پر بستا ہو: تہذیب کا حصہ محسوس کرنے کے لیے بہت زیادہ فطرت، اور خود کو کمزوری کی اجازت دینے کے لیے بہت زیادہ ذمہ داری۔

اس کی غیر موجودگی پیشہ ورانہ اور جغرافیائی ہے:

وہ وہاں ہے، فیصلہ کن، مگر ہر چیز سے دور۔

اختتامیہ - وائیومنگ

وائیومنگ وحشیانہ حد تک خوبصورت ہے، دم بخود کر دینے کی حد تک خوبصورت، اور جان لیوا حد تک سخت۔

یہاں عورتوں کو نظر انداز نہیں کیا جاتا: انہیں منظر میں جذب کر لیا جاتا ہے۔

ہوا انہیں ٹکڑا ٹکڑا اڑا لے جاتی ہے، فاصلہ انہیں تھکا دیتا ہے، تنہائی انہیں آتش فشانی پتھر کی طرح تراشتی ہے۔ اور آخر میں انہیں خود پتا نہیں رہتا کہ عورت کہاں شروع ہوتی ہے اور علاقہ کہاں ختم۔

غور و فکر - وائیومنگ

یہاں عورت کی غیر موجودگی خود فطرت سے جنم لیتی ہے: جگہ، سردی، خاموشی، تنہائی۔

عورت علاقے کا حصہ بن جاتی ہے، جیسے اُسے حقوق، حفاظت، کسی سہارے کے جال یا برادری کی کوئی ضرورت ہی نہ ہو۔

مگر حقیقت بالکل الٹ ہے۔ ٹھیک اسی لیے کہ وہ امریکہ کے سب سے سخت حصے میں جیتی ہے، اُسے دوسروں سے زیادہ حفاظت کی ضرورت ہے۔

اور اس کے بجائے، اُس سے پتھر بن جانے کو کہا جاتا ہے۔ منظر بن جانے کو۔ بغیر آواز کے غائب ہو جانے کو۔

Ferdinando Frega